(جلد سوم)
غلابِ مدحت
دیوانِ غالب
1 2 3 4 5
غالبؔ کے ۱۸۲۱ء تا ۱۸۲۶ء کے دورانیے میں
تخلیق کردہ اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام
پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# غلافِ مدحت

از

پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۲۱ء تا ۱۸۲۶ء کے دورانیے میں
تخلیق کردہ اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ
1981ء

**سلسلہ اشاعت:** 52

**تاریخ اشاعت:** جون 2020ء

**قیمت:** =/380

---

**جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔**

**اشاعت/حقوق:** محمد طاہر صدیقی

**نام کتاب:** غلّاب مدحت

**شاعر:** پروفیسر محمد طاہر صدیقی

ایم فل اردو، پرنسپل، گورنمنٹ لیبارٹری ہائر سیکنڈری سکول، سمن آباد، فیصل آباد

(03217645060)

**قلمی نام:** طاہرؔ

**کمپوزنگ:** ”ماہوزا“ کمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد

**تزئین:** علی حسن زیدی

**سرِورق:** زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

**اجمالی جائزہ:** حکیم ارشد محمود ارشدؔ

**پروف ریڈنگ:** محمد اویس ازہرؔ مدنی، شاہد حسین شاہ

**بائنڈنگ:** محمد احسان سیالوی 0302-6600656

**مطبع:** زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

**ناشر:** اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

.........................o.........................

# دُرُود بر سیِّدُ العٰلمین ﷺ

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا**

اے اللہ! تُو رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار،

**وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ**

ہمارے نبی اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر جو تمام جہانوں کے سردار ہیں،

**وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ**

اور اُن کی ازواجِ مطہّرات پر جو ایمان والوں کی مائیں ہیں اور اُن کی

**الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ**

طیّب و طاہر آل پر اور اُن کے مقرّب و ہدایت یافتہ صحابہ پر،

**الْمَھْدِیِّیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○**

اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

## پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی دیگر تصانیف:

۱۔ ردِ عمل (مجموعہ غزل) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۲۔ اعزازِ نعت (اردو مجموعہ نعت)

۳۔ اعزازِ حضوری (اردو مجموعہ نعت) قومی سیرت ایوارڈ، پاکستان

۴۔ اعزازِ نسبت (اردو مجموعہ نعت) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۵۔ قصدِ نعت (یک کتابی اردو نعتیہ قصیدہ) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۶۔ الحمد اللہ (اردو غیر منقوط مجموعہ حمد) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۷۔ مغلوبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۸۔ تغلیبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۹۔ غالبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۱۰۔ غلوبِ مدحت (اردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۱۱۔ طرحِ نعت (اردو مجموعہ نعت) طرح مصرعوں پر تخلیق کردہ نعتیہ کلام

# انتساب

مرقعِ اخلاص

پیکرِ مروّت

پاسدارِ اقدار

انساں نواز

قابلِ صد افتخار

قلب وجاں میں بسنے والے

دوست

اور

رفیقِ کار

## جناب حاجی محمد اختر

کے نام

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| ۱ | حرفِ آغاز (پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی) | 17 |
| ۲ | رنگِ جمال (حکیم ارشد محمود ارشدؔ) | 21 |
| ۳ | محفل سرکار ﷺ (محمد اویس ازہرؔ مدنی) | 23 |
| ۴ | بزمِ چراغاں (محمد سلیم شاہدؔ) | 25 |
| ۵ | احساس کا شاعر (بابر سردار) | 26 |
| ٦ | (نہ ہوگا، یک بیاباں ماندگی سے، ذوق کم میرا) حمد<br>مرے مولا نے رکھا ہے سدا قائم بھرم میرا | 28 |
| ۷ | (عالم جہاں بہ عرضِ بساطِ وجود تھا/ تنگی رفیقِ رہ تھی، عدم یا وجود تھا)<br>اُن ﷺ کا پسینہ روکشِ ریحان وعُود تھا | 30 |
| ۸ | (کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر گرا پایا/ عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا)<br>عشقِ جاں فزا سے ہے زیست کا مزا پایا | 32 |

| | | |
|---|---|---|
| ۹ | (شوق ہر رنگ رقیبِ سر وساماں نکلا، کارخانے سے جنوں کے بھی میں عریاں نکلا)<br>درد دِل کا ہے، تراعشق ہی درماں نکلا | 34 |
| ۱۰ | (دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلّی نہ ہوا)<br>عشق جب تک شہِ خوباں کا فدائی نہ ہوا | 36 |
| ۱۱ | (جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا، رنگ نے آئنہ آنکھوں کے مقابل باندھا)<br>از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا | 38 |
| ۱۲ | (نہ ہوگا، یک بیاباں ماندگی سے، ذوق کم میرا)<br>نہ ہوگا ذوقِ تذکارِ نبیؐ اک لحہ کم میرا | 40 |
| ۱۳ | (ضعفِ جنوں کو وقتِ تپش در بھی دور تھا)<br>روزِ ازل جو جلوۂ نُورِ حضور تھا | 42 |
| ۱۴ | (خود پرستی سے، رہے باہم دگر نا آشنا)<br>ذرّہ سورج آشنا ہے قطرہ دریا آشنا | 44 |
| ۱۵ | (شب، خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا)<br>جب کیا ارشاد اس دم کیسا منظر تازہ تھا | 46 |
| ۱۶ | (وہ مری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا)<br>حبِ احمدؐ کو جو پیمانۂ ایماں سمجھا | 48 |
| ۱۷ | (گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگیِ جا کا)<br>لبوں پہ نام جو آتا ہے شاہ والاؐ کا | 49 |
| ۱۸ | (کس کا جنونِ دید تمنا شکار تھا؟)<br>رازق نبیؐ کے صدقے سے پروردگار تھا | 51 |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹ | (بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا)<br>کیف کا سجدہ گزاری میں ہے افشاں ہونا | 52 |
| ۲۰ | (پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا)<br>وہ سفر بہرِ ظفر یاد آیا | 54 |
| ۲۱ | (تو دوست کسی کا بھی، ستم گر، نہ ہوا تھا)<br>جب تک یہ محبت سے منوّر نہ ہوا تھا | 56 |
| ۲۲ | (نَفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ)<br>''نَفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ'' | 58 |
| ۲۳ | (حُسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد)<br>دے مری عرضِ ہنر یوں بھی صدا میرے بعد | 60 |
| ۲۴ | (بلا سے، ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار)<br>ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار | 62 |
| ۲۵ | (لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر)<br>نظر جاتی ہے جس دم دین کے پہلے دبستاں پر | 64 |
| ۲۶ | (حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز)<br>جہاں میں آتے رہیں گے سدا نشیب و فراز | 66 |
| ۲۷ | (نہ گُلِ نغمہ ہوں، نہ پردۂ ساز)<br>ہیں وہی عیب پوش و پردہ ساز | 68 |
| ۲۸ | (کب فقیروں کو رسائی بت مے خوار کے پاس)<br>لمحہ لمحہ جو رہا سیّدِ ابرارؐ کے پاس | 70 |
| ۲۹ | (زخم پر چھڑکیں کہاں، طفلانِ بے پروا نمک)<br>سرورِ عالمؐ کے در کا ہم نے ہے کھایا نمک | 72 |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۰ | (آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک)<br>آپ ﷺ کی چشمِ عنایت کی نظر ہونے تک | 74 |
| ۳۱ | (رہتے ہیں افسردگی سے سخت بے درد انہ ہم)<br>مشعلِ نورِ رسالت ﷺ کا بنیں پروانہ ہم | 76 |
| ۳۲ | (پاؤں میں جب وہ حنا باندھتے ہیں رتیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں)<br>ہم جو مضمونِ ثنا باندھتے ہیں | 78 |
| ۳۳ | (طاؤس نمط داغ کے گر رنگ نکالوں رکیا ضعف میں امید کو دل تنگ نکالوں)<br>یوں مدحِ شہِ دیں ﷺ کا نیا ڈھنگ نکالوں | 80 |
| ۳۴ | (بقدرِ لفظ و معنی ،فکرت احرامِ گریباں ہیں)<br>صحابہ ؓ میرے آقا کے عظیم الشان انساں ہیں | 82 |
| ۳۵ | (مانعِ دشت نوردی، کوئی تدبیر نہیں)<br>نعت ہے نعت کوئی عام سی تحریر نہیں | 83 |
| ۳۶ | (تعجب سے وہ بولا ''یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں'')<br>مرے آقا کے آنے سے بہاریں ہیں زمانے میں | 85 |
| ۳۷ | (ہم سے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن)<br>نعمتِ دیدار دے گی ان ﷺ کی ہستی ایک دن | 87 |
| ۳۸ | (رنگِ طرب ہے صورتِ عہدِ وفا گرَو)<br>صد مرحبا ہے عاشقوں کی ہر صدا گرَو | 89 |
| ۳۹ | (شکوہ و شکر کو ثمر بیم و امید کا سمجھ رکلفتِ ربطِ این وآں، غفلتِ مدّعا سمجھ)<br>حقِ ثنا ادا کروں، مجھ کو بھی ہو عطا سمجھ | 90 |

| | | |
|---|---|---|
| ۴۰ | (دل ہی نہیں کہ منّتِ درباں اٹھائیے)<br>بارِ جہاں نہ منّتِ شاہاں اٹھائیے | 92 |
| ۴۱ | (ہے بزمِ بتاں میں، سخن، آزردہ لبوں سے)<br>مشروط نہیں اہلِ عجم یا عربوں سے | 93 |
| ۴۲ | (غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی)<br>محبت کے تقاضوں کو محبت سے نبھانے کی | 94 |
| ۴۳ | (بساطِ عجز میں تھا ایک دل، یک قطرہ خوں وہ بھی)<br>وفورِ شوقِ مدحت جان مانگے تو میں دوں وہ بھی | 96 |
| ۴۴ | (سر گشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے)<br>جلوہ خدا کا محوِ درود و سپاس ہے | 97 |
| ۴۵ | (گر خامشی میں فائدہ اخفائے حال ہے)<br>سرکار کے فقیر کا اچھا مآل ہے | 100 |
| ۴۶ | (حذر کرو مرے دل سے، کہ اس میں آگ دبی ہے)<br>ابھی تلک مرے دل میں یہی اک آس بسی ہے | 102 |
| ۴۷ | (رفتارِ عمر، قطعِ رہِ اضطراب ہے)<br>پھر حاضری کا شوق اٹھا بے حساب ہے | 103 |
| ۴۸ | (حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ، اے آرزو خرامی!)<br>ان کی ثنا نے بخشی تمکین نیک نامی | 105 |
| ۴۹ | (تغافلِ دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے)<br>نہ ہوئیے غمزدہ گر بے کسی ہے تنگ حالی ہے | 107 |

| | | |
|---|---|---|
| ۵۰ | (وہ بات چاہتے ہو کہ جو بات چاہیے)<br>''رو، سوئے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے'' | 109 |
| ۵۱ | (وحشت کہاں کہ بے خودی انشا کرے کوئی/ جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی)<br>صحرائے دل کو دعوتِ دریا کرے کوئی | 110 |
| ۵۲ | (جو نہ نقد داغ دل کی کرے شعلہ پاس بانی)<br>شہہِؐ دیں کے ذکر سے ہے مری سانس کی روانی | 112 |
| ۵۳ | (آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے)<br>شعر میں گر نعت کا شمار نہیں ہے | 113 |
| ۵۴ | (ظاہرا، کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے)<br>چار سو عالم میں نورِ روضۂ سرکارؐ ہے | 115 |
| ۵۵ | (نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی، نہ سہی)<br>گر نہیں شوکتِ الفاظ و معانی نہ سہی | 116 |
| ۵۶ | (اس چشم سے ہنوز نگہ یادگار ہے)<br>ہستی مرے حضورؐ کی رحمت شعار ہے | 117 |
| ۵۷ | (پھونکتا ہے نالہ ہر شب صور اسرافیل کی)<br>بات کیسے ہو مکمل نعت کی تشکیل کی | 119 |
| ۵۸ | (کیا ہے ترک دنیا کاہلی سے)<br>وہؐ کرتے ہیں عطا دریا دلی سے | 121 |
| ۵۹ | (ربطِ تمیز اعیاں، دردِ مئے صدا ہے/ گر یاس سر نہ کھینچے تنگی عجب فضا ہے)<br>شہرِ نبیؐ میں سنتا، نزدیک سے خدا ہے | 122 |

| | | |
|---|---|---|
| ٦٠ | (ذوق خودداری، خراب وحشتِ تسخیر ہے)<br>حبِ احمدؐ کے بغیر انسان بے توقیر ہے | 124 |
| ٦١ | (دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا)<br>حسرت فروز دوریِ طیبہ کا درد تھا | 125 |
| ٦٢ | (محرم نہیں ہے تو ہی، نواہائے راز کا)<br>سایہ بھی دل میں کیوں رہے غم کے جواز کا | 126 |
| ٦٣ | (دوست، غم خواری میں میری، سعی فرماویں گے کیا)<br>ہیں ازل سے انؐ کے منگتے در پہ شرماویں گے کیا | 127 |
| ٦٤ | (عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا)<br>عیدِ نظارۂ سرکارؐ عطا ہو جانا | 128 |
| ٦٥ | (عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا)<br>اسمِ احمدؐ پہ ہے عاشق کا فدا ہو جانا | 129 |
| ٦٦ | (پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب)<br>حشر میں ساقیِؐ کوثر کی عطا، موجِ شراب | 131 |
| ٦٧ | (رہا گر کوئی تا قیامت سلامت)<br>ہمارے نبیؐ کی نبوّت سلامت | 133 |
| ٦٨ | (ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل)<br>چھایا ہے جب خیال پہ حسنِ قبائے گل | 136 |
| ٦٩ | (بارے، اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد، یاں)<br>روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریادیاں | 138 |
| ٧٠ | (اپنا احوال دل زار کہوں یا نہ کہوں)<br>آپؐ کا چاہوں میں دیدار کہوں یا نہ کہوں؟ | 140 |

| | | |
|---|---|---|
| ۷۱ | (غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں)<br>وقتِ حضورِ حاضری کیف تھا کیا سنا کہ یوں | 141 |
| ۷۲ | (وہ فراق اور وہ وصال کہاں)<br>شاہِ والاؐ سا ہے جمال کہاں؟ | 143 |
| ۷۳ | (وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو)<br>قرباں نبیؐ پہ جان کی دولت ہی کیوں نہ ہو | 146 |
| ۷۴ | (جس کی بہار یہ ہو، پھر اس کی خزاں نہ پوچھ)<br>اعجازِ حسنِ روئے شہِؐ دو جہاں نہ پوچھ | 148 |
| ۷۵ | (دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے)<br>مدّعا پیشِ نبیؐ لب پر نہ لایا جائے ہے | 150 |
| ۷۶ | (گرمِ فریاد رکھا شکلِ نہالی نے مجھے)<br>گرمِ فریاد رکھا بے پروبالی نے مجھے | 152 |
| ۷۷ | (کبھی نیکی بھی، اس کے جی میں گر آ جائے ہے مجھ سے)<br>یہ دل ضبط و تحمّل میں نہ لایا جائے ہے مجھ سے | 154 |
| ۷۸ | (مری قسمت میں یوں تصویر ہے شب ہائے ہجراں کی)<br>خوشا مشعل وہ آقاؐ نے مرے دل میں فروزاں کی | 155 |
| ۷۹ | (عشق مجھ کو نہیں، وحشت ہی سہی)<br>انؐ کے دیدار کی حسرت ہی سہی | 157 |
| ۸۰ | (کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے)<br>آباد انؐ کے نام سے دل کا جہان ہے | 159 |
| ۸۱ | (درد سے میرے، ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے)<br>مدحِ احمدؐ سے رہی غفلت شعاری، ہائے ہائے! | 161 |

| | | |
|---|---|---|
| ۸۲ | (چاہیے اچھوں کو، جتنا چاہیے)<br>مانگنے کا بھی قرینہ چاہیے | 162 |
| ۸۳ | (پھر کچھ اک، دل کو بے قراری ہے)<br>ان کی یادوں میں اشکباری ہے | 164 |
| ۸۴ | (وہ، آ کے خواب میں، تسکین اضطراب تو دے)<br>اے نیند مجھ کو بھی تسکین اضطراب تو دے | 166 |
| ۸۵ | (مدت ہوئی ہے، یار کو مہماں کیے ہوئے)<br>''فکر و نظر میں نور کا ساماں کیے ہوئے'' | 168 |
| ۸۶ | (عشق تاثیر سے نومید نہیں)<br>ناامیدی کی تو امیّد نہیں | 170 |
| ۸۷ | (عشق کا اس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں)<br>''شہرِ علم و معرفت'' سے کوئی بھی برتر نہیں | 172 |
| ۸۸ | (دیوانگی سے، دوش پہ زنار بھی نہیں)<br>ان ؐ سا جہاں میں مونس و غمخوار بھی نہیں | 174 |
| ۸۹ | (مزے جہان کے، اپنی نظر میں خاک نہیں)<br>جو گزری شہرِ نبی ؐ کی نظر میں خاک نہیں | 176 |
| ۹۰ | (بے اعتدالیوں سے، سبک سب میں ہم ہوئے)<br>جب سے درِ رسول ؐ کے زیر کرم ہوئے | 178 |
| ۹۱ | (عجب نشاط سے جلاّد کے، چلے ہیں ہم، آ گے)<br>نبی ؐ کے روضے کی جانب چلا ہوں دم بدم آ گے | 180 |
| ۹۲ | (جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی)<br>خیرات بھی دی اور ہے جھولی بھی رفو کی | 181 |

| | | |
|---|---|---|
| ۹۳ | (فریاد کی کوئی لے نہیں ہے)<br>آواز کی کوئی لے نہیں ہے | 183 |
| ۹۴ | (کہ اس میں ریزہ الماس جزو اعظم ہے)<br>ظہورِ شوکت وحبِ رسولِ اکرم ہے | 185 |
| ۹۵ | (رونے سے اور عشق میں بے باک ہوگئے)<br>امّت کا اپنی سوچ کے غم ناک ہوگئے | 187 |
| ۹۶ | (کب وہ سنتا ہے کہانی میری)<br>حبِّ احمدؐ ہے نشانی میری | 189 |
| ۹۷ | (دیکھ کر در پردہ گرمِ دامن افشانی مجھے)<br>اشکباری عشق میں ہے گوہر افشانی مجھے | 191 |


❖⑤❖⑤❖⑤❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حرفِ آغاز

''غالبؔ تمام ہم نے سخن اس پہ کر دیا''
لب پر درودِ پاک ہی دن رات چاہیے

حضوؐر رحمتِ عالم، شفیعؐ المذنبین کے صدقے خدا کی عطا کردہ توفیق سے اسد اللہ خاں غالبؔ کی شعری زمینوں پر نعت نگاری کا سلسلہ جاری ہے اور ''غلاّبِ مدحت'' کے نام سے تیسرا نعتیہ مجموعہ کلام قارئین کے زیرِ نظر ہے۔ اس کتاب میں ''دیوانِ غالبؔ کامل، مرتّبہ کالی داس گپتا رضاؔ کی تاریخی ترتیب کے مطابق غالبؔ کی ان شعری زمینوں پر نعتیں کہی گئی ہیں جو اس نے ۱۸۲۱ء سے ۱۸۲۶ء کے دورانیے میں تخلیق کیں۔

زیرِ نظر کتاب ''غلاّبِ مدحت'' میں ایک حمد اور اکانوے (۹۱) نعتیں شامل ہیں۔

اس کتاب میں ایک نعت مصرع بہ مصرع غالبؔ یوں تخلیق ہوئی ہے کہ ہر مصرع اولیٰ غزل کا ہے جب کہ ہر مصرع ثانی نعت کا ہے:

''نفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ''
ہوائے شہرِ محمدؐ ہے دل کے اندر کھینچ
''کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ''
مدینہ رُو مرے ہمدم مجھے برابر کھینچ

اسی طرح مصرع بہ مصرع غالبؔ دو اور نعتیں یوں تخلیق ہوئی ہیں کہ ہر مصرع

ثانی غالبؔ کی غزل کا ہے جب کہ ہر مصرع اولیٰ نعت کا ہے:

ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار
''نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر، در و دیوار''
نبیؐ کا ذکر مرے گھر میں اس طرح گونجا
''کہ ہو گئے مرے دیوار و در، در و دیوار''
حشر میں ساقیٔ کوثر کی عطا ، موجِ شراب
''دے ہے تسکیں بہ دمِ آبِ بقا موجِ شراب''
انؐ کی چوکھٹ پہ جبیں سائی کا ہے دل میں خمار
''سایۂ تاک میں ہوتی ہے، ہوا، موجِ شراب''

زیرِ نظر مجموعہ نعت ''غلّابِ مدحت'' میں غالبؔ کی تین ایسی غزلوں کی زمینوں پر تحریر کردہ نعتیں بھی شامل ہیں جن کی تخلیق سے قبل راقم کا خیال تھا کہ انھیں ضابطۂ تحریر میں نہ لایا جائے کیوں کہ نعت کے لیے ان کی ردیفیں (موجِ شراب، نمک، ہائے ہائے) غیر موزوں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے حضورؐ سرورِ کائنات کے صدقے توفیق مرحمت فرمائی اور یہ غزلیں بھی مدحت میں ڈھل گئیں:

مدحِ احمدؐ سے رہی غفلت شعاری، ہائے ہائے!
توبہ توبہ! کیسی عادت تھی ہماری، ہائے ہائے!
قربتِ سرکارؐ میں عزّت ملی ہے واہ واہ!
دوریِ طیبہ میں کاٹی بے قراری، ہائے ہائے!
سرورِ عالمؐ کے در کا ہم نے ہے کھایا نمک
جان دے کر بھی کریں گے اب حلال اس کا نمک
شہد سے بھی اب تو لگتا ہے مجھے اچھا نمک
جب سے ہے طاہرؔ مزارِ داتاؒ کا چکھا نمک

غالبؔ کی ایک غزل ''حذر کرو مرے دل سے، کہ اس میں آگ دبی ہے'' جو اس نے بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف میں لکھی تھی اس کی فنی دسترس کا ثبوت ہے۔ ایسی بحر میں نعت کہنا بہت مشکل محسوس ہوا:

ابھی تلک مرے دل میں یہی اک آس بسی ہے
گزاروں گا میں مدینے میں جتنی عمر بچی ہے

ایک بحر: 'ہزج مثمن مقبوض سالم' میں غالبؔ نے غزل ''عجب نشاط سے جلّاد کے، چلے ہیں ہم، آ گے'' کہی۔ اس کی زمین میں بھی نعت نگاری کے لیے دشواری تھی لیکن بہ توفیق خدا ممکن ہوگئی:

نبیؐ کے روضے کی جانب چلا ہوں دم بدم آگے
عجب ہی کیف کے عالم میں دل ہے دو قدم آگے

اسی طرح ایک اور مشکل بحر: 'منسرح' میں غالبؔ کی غزل ''آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے'' میں نعت ہوئی:

شعر میں گر نعت کا شمار نہیں ہے
شعر گوئی کا کچھ اعتبار نہیں ہے

جناب بابرؔ سردار نے اس کتاب کی منظوم تقریظ میں لکھا:

طاہرؔ ہے ترا نام تو ہر کام ہے طاہر
فطرت تری اللہ کا انعام ہے طاہرؔ

راقم اپنے آپ کو ''محمد طاہر'' سے موسوم کرنے پر اپنے والدین کا شکر گزار ہے:

ترے ماں باپ نے طاہرؔ تجھے طاہر کیا کہ یوں
درودِ پاک دل میں، محو ہو نعتیں سنانے میں

مرے ماں باپ نے مجھ کو دیا ہے نام طاہرؔ کا
محمدؐ کی ہے نسبت جو رکھے ہر جا بھرم میرا

اس نام کے سبب غیر منقوطہ شاعری کے لیے نئے تخلّص کی ضرورت نہیں پڑتی۔راقم کا اردو زبان میں لکھا گیا غیر منقوطہ حمدیہ مجموعۂ کلام ’’الحمد للّٰہ‘‘ اسی نوازش کا مظہر ہے۔اس حمدیہ مجموعۂ کلام میں طاہرؔ بطور تخلّص بھرپور طریقے سے استعمال ہوا ہے۔معنوی لحاظ سے یہ نام (طاہر) نعت میں بطور کنایہ استعمال ہوجاتا ہے:

نعت قسّامِ ازل کی ہے عنایت طاہرؔ
نعت رضواں کی اجازت بہ درِ خلدِ بریں

حال و مستقبل میں ہو گا لطف انؐ کا بے شمار
انؐ کا ماضی میں بھی طاہرؔ لطف بے اندازہ تھا

جناب ڈاکٹر ریاض مجید کا بہت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ’’غلّابِ مدحت‘‘ سمیت پانچوں مجموعہ ہائے نعت کے ٹائٹلز کے لیے گراں قدر رباعیات عنایت فرمائیں۔جناب حکیم ارشد محمود ارشدؔ اور جناب اویس ازہرؔ مدنی کا خصوصی طور پر ممنون ہوں کہ غالبؔ کی شعری زمینوں پر لکھے گئے پانچوں نعتیہ مجموعہ جات کے لیے انھوں نے غالبؔ ہی کی شعری زمینوں میں منظوم تقاریظ عنایت فرمائیں جو ان کتابوں کی زینت بنیں۔امید ہے عاشقانِ رسولِ اکرمؐ کے ساتھ ساتھ اردو شاعری بالخصوص کلامِ غالبؔ سے دلچسپی رکھنے والے باذوق افراد اس تصنیف کا مطالعہ کریں گے اور راقم کو مفید مشوروں سے نوازیں گے۔

طالبِ دعا

پروفیسر محمد طاہر صدیقی
03217645060

# رنگِ جمال

نقیبِ جشنِ فصلِ گل چمن کی ڈالی ڈالی ہے
بہارِ غنچۂ خاطر کی مستی بھی نرالی ہے

شگوفوں کی زباں پر بھی صدائے مرحبا گونجی
کہ تیرا کلک طاہرؔ وقفِ مدحِ شاہؐ عالی ہے

اسی خاطر ہیں اس سے پھوٹتے چشمے ثناؤں کے
نظر اسلوب پر اس کے شہِؐ کوثر نے ڈالی ہے

بلائیں لے رہے ہیں اس کی بڑھ بڑھ کر مہ و انجم
کہ گردوں پر بھی اس کا شہرۂ زرّیں مقالی ہے

ہوئی ہے طلعتِ ''غلاّبِ مدحت'' مطلعِ فن پر
کہ جس کی ہر جہت نادر ہے، ہر رویت مثالی ہے

قلم سے تیرے ہے ''مغلوبِ مدحت'' بھی ضیا گستر
ترے خامے نے ہی ''تغلیبِ مدحت'' بھی اجالی ہے

جمالِ ''قصدِ نعت''، ''اعزازِ نعت''، ''اعزازِ نسبت'' میں
اور ''اعزازِ حضوری'' میں ترا رنگِ جمالی ہے

زمیں غالبؔ کی کر کے منتخب مدحت سرائی کو
ثنائے سرورِؐ دیں کی سہانی رہ نکالی ہے

فروزاں فکر تیری اس لیے ہے بابِ مدحت میں
کہ تو نے دم بدم ماں باپ کے دل سے دعا لی ہے

کرے گی دو جہاں میں کامیاب و کامراں تجھ کو
جو حبِ رحمتِ کونین تو نے دل میں پالی ہے

بنے گی وجہِ عزّت یہ تری تصنیف محشر میں
جو پیشانی پہ تو نے صورتِ سہرا سجا لی ہے

رفاقت پر تری طاہرؔ نہ ہو کیوں ناز ارشدؔ کو
کہ اپنی زندگی تو نے بکارِ نعت ڈھالی ہے

حکیم ارشد محمود ارشدؔ

# محفلِ سرکار ﷺ

جس وقت بھی تو محفلِ سرکارؐ میں آوے
اک لہجۂ نادر تری گفتار میں آوے

سرکارؐ کی مدحت کا اثر تجھ پہ ہے طاہرؔ
رنگ اِس کا نظر بھی ترے کردار میں آوے

لاریب عطا کردہ ہے سلطانِؐ زمن کا
ہر رنگ جدا جو ترے اشعار میں آوے

ہے رشکِ گہر ، روکشِ مہر و مہ و انجم
جو حرف ترے حیطۂ اظہار میں آوے

ہم عصر بھی تیرے نہ رکھیں جس کی رسائی
مضمون کچھ ایسا ترے افکار میں آوے

غلّاب ہے یہ صنف ہر اک صنفِ سخن پر
کیا شے ہے ! جو توصیف کے معیار میں آوے

تصنیف یہ تیری ہے مثالِ مہِ کامل
نور اِس کا فراواں تری دستار میں آوے

ازہرؔ کی دعا ہے کہ سنیں نعت وہؐ تجھ سے
طیبہ میں جو تو شاہؐ کے دربار میں آوے

محمد اویس ازہرؔ مدنی
03334646148

# بزمِ چراغاں

ذکرِ نبیؐ سے بزمِ چراغاں کیے ہوئے
بیٹھے ہیں ہم حضورؐ کو مہماں کیے ہوئے

نقشِ قدم پہ انؐ کے ہوں قلب و جگر نثار
بخشش کا جو ہماری ہیں ساماں کیے ہوئے

غلّاب ہر سخن پہ ہے مدحت حضورؐ کی
طاہرؔ ہے جس کو حرزِ دل و جاں کیے ہوئے

لب پر سجا رہا ہے وہ نعتِ نبیؐ کے پھول
کام و دہن کو رشکِ گلستاں کیے ہوئے

کیا خوش نصیب ہے کہ بکارِ ثنائے شاہؐ
ہے تلخیِ حیات کا درماں کیے ہوئے

شاہدؔ جسے ہے نسبتِ صدّیقیتؓ ملی
وہ فیضِ حسنِ نعت ہے ارزاں کیے ہوئے

محمد سلیم شاہدؔ

# احساس کا شاعر

جذبات کا شاعر ہے تُو احساس کا شاعر
اخلاص سراسر ہے تری ذات سے ظاہر
ہر کام ہوا حسنِ تدبّر سے ہے تیرا
تدریس کے، تقریر کے، تحریر کے ماہر

طاہرؔ ہے ترا نام تو ہر کام ہے طاہر
فطرت تری اللہ کا انعام ہے طاہرؔ

احباب کی محفل کا ہے تابندہ ستارہ
صحبت ہے تری رحمتِ عالم کا اشارہ
تو علم و حِکَم ،پیار ،محبت کا ہے دھارا
مدحت سے ہے خود اپنے مقدّر کو سنوارا

تجھ ایسے تکلّم کے کم ارباب ہوئے ہیں
وصّاف ترے ایسے تو کمیاب ہوئے ہیں

شاگردوں کو تو نے سبھی آداب سکھائے
اور علم کی مے کے ہیں انھیں جام پلائے
جو خشک تھے پودے وہ ہرے کر کے دکھائے
ہر دل میں شجر تو نے ثمر بار اگائے

شفقت کی نظر تیری سدا یاد رکھیں گے
سب اہلِ وفا تیری وفا یاد رکھیں گے

خوش ذوق، معزّز، وہ معلّم ،وہ مدبّر
صورت گرِ جذبات ہے تو ایسا مصوّر
ہے نورِ تخیّل میں تو لفظوں میں طہارت
اشعار میں ہیں عشقِ محمدؐ کے مظاہر

گر حمد ہے دن تیرا، ثنا ہیں تری راتیں
تحمیدِ رسالتؐ سے مزیّن سبھی باتیں

حد درجہ محبّت ہے تجھے ذاتِ نبیؐ سے
زائر ہو مدینے کے عنایاتِ نبیؐ سے
ہے نامِ نبیؐ ہی سے ہر اک بات کا آغاز
غالبؔ کو بھی مغلوب کیا نعتِ نبیؐ سے

بابرؔ یہ کہے سچ کہ تجھے جو بھی ملا ہے
ماں باپ کی پر سوز دعاؤں کا صلہ ہے

بابرؔ سردار
ایم فل اردو، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول
آواگت، فیصل آباد

# حمد

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہ ہوگا، یک بیاباں ماندگی سے، ذوق کم میرا)

مرے مولا نے رکھا ہے سدا قائم بھرم میرا
ہے رہتا اُس کی رحمت سے ہمیشہ دم میں دم میرا

مجھے اس نے بنایا اشرف المخلوق عالم میں
فلک میرا، زمیں میری ، ہُوا صحرا و یم میرا

کرم سے اپنے جملہ خلق کو وہ شاد رکھتا ہے
اسی کی چشمِ رحمت سے مٹے رنج و الم میرا

تصوّر اس کی ہستی کا سمندر سے بھی گہرا ہے
ثنا اس ذات کی کیسے کرے نازک قلم میرا

اجالے سے نوازا ہے خدا نے بختِ تیرہ کو
ہے اس کا لطف کہ ہادی ہوا شاہِؐ امم میرا

کرم ہے خاص مولا کا ،اسی کی سب عنایت ہے
کہ اس کے حکم کے تابع ہے بڑھتا ہر قدم میرا

نوازا اس نے ہے سرمایۂ ایماں مجھے طاہرؔ
زہے قسمت جھکا ہے سر سدا سوئے حرم میرا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عالم جہاں بہ عرضِ بساطِ وجود تھا)

اُنؐ کا پسینہ روکشِ ریحان و عُود تھا
نکہت نواز میرے نبیؐ کا وجود تھا

بہرِ ادائے شکر بہ پیشِ درِ حضورؐ
عشّاق کے لبوں پہ سلام و درود تھا

اصحابؓ کو حضورؐ دل و جاں سے تھے عزیز
ہرگز دلوں میں وہمِ زیاں تھا نہ سود تھا

اہلِ فلک تھے محوِ تحیّر تمام تر
عرشِ علا پہ آپؐ کا جس دم ورود تھا

تخلیقِ دو جہاں کا سبب ہیں مرے حضورؐ
مظہر تھا حرفِ ''کن'' کا جو، انؐ کا شہود تھا

ماقبل تھی حضورؐ سے، برباد قومِ عاد
عبرت نشان چہرۂ آلِ ثمود تھا

صد شکر ہم ہیں رحمتِ عالم کے امّتی
ورنہ کرم کہاں تھا، کہاں ایسا جُود تھا

پائی مرے نصیب نے تب منزلِ مراد
در پر میں جب حضورؐ کے محوِ سجود تھا

طاہرؔ تجھے حضورؐ نے بخشا ہے فنِ نعت
ورنہ تمھاری فکر پہ یکسر جمود تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔ (عالم جہاں بہ عرضِ بساطِ وجود تھا)

۲۔ (تنگی رفیقِ راہ تھی، عدم یا وجود تھا)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک ہی نعت کہی گئی۔

# نعت

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اشتر
( کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر گرا پایا)

عشقِ جاں فزا سے ہے زیست کا مزا پایا
حسنِ دل کشا پایا، بختِ دل کشا پایا

رحمتِ شہِؐ دیں سے دہر نے سدا پایا
فضل بے بہا پایا ، مانگ کر سوا پایا

میرے اشک پونچھے ہیں، میری دستگیری کی
میرے مصطفیٰؐ نے ہے جب مجھے گرا پایا

کیا بتاؤں تجھ کو میں، لفظ ہی نہیں ملتے
میں نے کیا حضوری میں کیف اور مزا پایا

عشق ، حق شناسی میں وقف ہو کے کہتا ہے
شان ہیں خدا کی وہؐ، انؐ میں ہے خدا پایا

درد کے ہیں وہ درماں، خیر کی وہ کثرت ہیں
بہرِ دشمناں انؐ کو دستِ با دعا پایا

خاکِ شہرِ طیبہ نے آپؐ کے قدم چومے
اس زمینِ اقدس نے ، کیا حسیں صلہ پایا

کیا یہ کم سیادت ہے! امّتِ محمدؐ کی
ہر نبی کی امّت سے مرتبہ بڑا پایا

ساری گرہیں کھولی ہیں عشق نے حقیقت کی
عشق کو حقیقت کا ہم نے پیشوا پایا

سرحدِ خرد پہ جو رہ گیا کھڑا طاہرؔ
عشق کی منازل سے اس کو بے پتا پایا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔( کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر گرا پایا) ۲۔(عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک ہی نعت کہی گئی۔

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا)

دردِ دل کا ہے ، ترا عشق ہی درماں نکلا
کام مشکل جو سمجھتا تھا وہ آساں نکلا

دردِ مہجوریِ شہرِ شہِؐ والا کے سبب
قطرۂ آب نہیں آنکھ سے طوفاں نکلا

بے خودی منزلِ تقویٰ میں نظر آنے لگی
انؐ کی سرکار سے یوں رشتۂ ایماں نکلا

یہ بھی ہے معجزۂ آمدِ شاہِؐ خوباں
شہرِ طیبہ کا ہر اک خار ، گلستاں نکلا

دیکھ لی اُس نے بساط اپنی ، ذرا بھی آگے
حدِ سدرہ سے نہ سرکارؐ کا درباں نکلا

معرفت مجھ کو ترا اسمِ مطہر بخشے
یوں ترا شوق مرا نشۂ عرفاں نکلا

فہمِ سلمانؓ و صہیبؓ اور بلالیؓ وہ گداز
معدنِ شاہؐ سے ہر لعل ، درخشاں نکلا

تیری ہر بات شہا ! وحیِ خدا کے تابع
جو بھی نکلا ہے ترے نطق سے قرآں نکلا

چاند بھی تیری اطاعت پہ ہے مامور ہوا
مہرِ گردوں بھی ترا تابعِ فرماں نکلا

آج طیبہ میں کھلا اس پہ ہے سب رازِ حیات
اس سے پہلے کا جو طاہرؔ تھا وہ ناداں نکلا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

ا۔(شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا) ۲۔(کارخانے سے جنوں کے بھی میں عریاں نکلا)
ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلّی نہ ہوا)

عشق جب تک شہِؐ خوباں کا فدائی نہ ہوا
''دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلّی نہ ہوا''

جب ہوا سیّدِؐ کونین کا شیدا یہ دل
پھر کسی اور کا ہونے کو یہ راضی نہ ہوا

حرفِ توصیف کو جب تک نہ ملی عشق کی آنچ
سطرِ مدحت میں وہ شہکارِ معانی نہ ہوا

انؐ کی طاعت ہی رہی جب مرا معیارِ وفا
پھر کبھی دل سے جدا ذوقِ غلامی نہ ہوا

بود سے ہست میں آنے کو نبیؐ کے در پر
سر نہیں کوئی جو خم بہرِ سلامی نہ ہوا

شاہؐ کی چشمِ کرم دیکھ ، کہ بخشا جائے
''مجھ سا کافر کہ جو ماموںِ معاصی نہ ہوا''

راگ جتنے بھی الاپے سبھی بیکار گئے
وقفِ مدحِ شہِؐ کونین جو طوطی نہ ہوا

خاکی و آبی و ناری ہو کہ نوری ، طاہرؔ
کون ہے ، میرا نبیؐ جس کا مربی نہ ہوا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا)

از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا
بے خودی میں جو مواجہ پہ تھا، وہ دل باندھا

مجھ کو لے جائے گا یہ آپؐ کی دہلیز تلک
آپؐ کے عشق کو ہے رہبرِ کامل باندھا

آپؐ کی نسبتِ عالی سے جو بیگانہ رہا
اہلِ دانش نے اسے غافل و کاہل باندھا

کیسے دیدارِ شہِؐ دیں سے مشرّف میں ہُوا
خود کو اُس در سے تھا جب صورتِ سائل باندھا

آپؐ کے رُوئے منوّر کو کہا ماہِ تمام!
سوچ لے! کس کو ہے یہ کس کے مقابل باندھا

ایک پل جی نہ سکوں گا میں مدینے کے بغیر
زندگانی کا یہی بس یہی حاصل باندھا

واپسی آپؐ کے در سے تھی گراں بار بہت
میں نے ہر ایک قدم موت سے مشکل باندھا

ڈوبتا کب ہے سفینہ کسی عاشق کا بھلا
قلزمِ عشق کو طاہرؔ نے ہے ساحل باندھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔ (جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا)

۲۔ ( رنگ نے آئنہ آنکھوں کے مقابل باندھا)

غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہ ہوگا، یک بیاباں ماندگی سے، ذوق کم میرا)

نہ ہوگا ذوقِ تذکارِ نبیؐ اک لمحہ کم میرا
ہے رہتا اِس کی رحمت سے ہمیشہ دم میں دم میرا

محبت کا تقاضا ہے چلوں راہِ وفا پر میں
مرے محبوبؐ کا رستہ رہے بابِ حرم میرا

درود انؐ کا بچاتا ہے خرافاتِ زمانہ سے
ہمیشہ روک لیتا ہے برائیوں سے قدم میرا

ہیں ذکرِ مصطفیٰؐ میں محو ہر دم دھڑکنیں اِس کی
مدینہ اس میں بستا ہے ، یہ دل ہے محترم میرا

مرے ماں باپ نے مجھ کو دیا ہے نام طاہر کا
محمدؐ کی ہے نسبت جو رکھے ہر جا بھرم میرا

مدینے کی ہوا! تسکین کے لمحے میسّر کر
بڑھا جاتا ہے ہجرِ شہرِ آقاؐ میں الم میرا

فراقِ طیبہ رہتا ہے بسا میرے خیالوں میں
فزوں ہر کیفیت سے ہے مجھے طاہرؔ یہ غم میرا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ضعفِ جنوں کو وقتِ تپش در بھی دور تھا)

روزِ ازل جو جلوۂ نورِ حضورؐ تھا
طاہرؔ اسی سے وحدتِ حق کا ظہور تھا

سرکارِؐ دو جہاں کی جو دیکھیں تجلّیاں
معدوم ہو گیا جو کبھی رشکِ طُور تھا

آیا نظر جمالِ خدا انؐ کی ذات میں
مخلوق کی جو آنکھ سے مدّت سے دور تھا

لمحے حضوریوں کے وہ تھے کس قدر حسیں
پیشِ مواجہ نعت میں کتنا سرور تھا

حاصل تھے زیست کے، وہ مری حاضری کے دن
پلٹا وہاں سے تو مرا یومِ نشور تھا

ہر ذی شعور معرفتِ عفوِ شہؐ سے قبل
نا آشنائے بخششِ ربِّ غفور تھا

توفیقِ نعت پائی جو طاہرؔ تو یہ کھلا
بے وجہ میں ثنائے شہِؐ دیں سے دور تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(خود پرستی سے، رہے باہم دگر نا آشنا)

ذرّہ سورج آشنا ہے قطرہ دریا آشنا
خار ہے گل آشنا اور گل مدینہ آشنا

حسنِ شاہؐ دو جہاں سے آشنائی کو فروغ
آئنہ دیکھے انھیںؐ تو ہو وہ انؐ کا آشنا

رحمت للعالمینی ہے تریؐ قائم سدا
توؐ زمانہ آشنا تیراؐ زمانہ آشنا

اسوۂ سرکارؐ کے ہیں دل ہوئے گرویدہ سب
آپؐ کے اخلاق سے ہے ساری دنیا آشنا

آشنا اے شاہِؐ خوباں! آپ کا جو بھی ہوا
وہ ہے موسیٰؑ آشنا اور وہ ہے عیسیٰؑ آشنا

اے شفیعؐ المذنبیں، مشکل کشا بھی آپؐ ہیں
آپؐ کے لطف و عنایت سے ہیں دل ہا آشنا

عشقِ احمدؐ کی کسوٹی ہے فقط طاہرؔ یہی
آپؐ کی ناموس پر مرتا ہے سچّا آشنا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(شب، خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا)

جب کیا ارشاد اس دم کیسا منظر تازہ تھا
ایک شہرِ علم تھا اور اس کا اک دروازہ تھا

آپؐ کی آمد سے ہر سو انقلاب آجائے گا
آپؐ کے آنے سے پہلے کس کو یہ اندازہ تھا

اس کی بھی حاجت روائی کی مری سرکارؐ نے
بلبلاتے اونٹ کا جس دم سنا آوازہ تھا

وحشتیں تھیں، جبر و استبداد و قتلِ عام تھا
انؐ سے پہلے دہر کا بکھرا ہوا شیرازہ تھا

ایک عبرت کی صدا ہے سورۂ ''تبت یدآ''
جرمِ گستاخی کا ہونا بس یہی خمیازہ تھا

جس سے روشن مطلعِ صبحِ بہاراں ہو گیا
آپؐ کے رخسار پر انوار کا وہ غازہ تھا

حال و مستقبل میں ہو گا لطف انؐ کا بے شمار
انؐ کا ماضی میں بھی طاہرؔ لطف بے اندازہ تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(وہ مری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا)

حبِّ احمدؐ کو جو پیمانۂ ایماں سمجھا
وہی ایماں، وہی ایقاں ، وہی عرفاں سمجھا

اپنا گھر بار فدائے شہِؐ والا کر کے
خوب صدیقؓ ہے معراجِ مسلماں سمجھا

دانش و عقلِ غلامِ شہِؐ والا دیکھو
کس کو آزادی کسے اپنا وہ زنداں سمجھا

یادِ سرکارؐ سے جذبات امنڈ آئے تو
تُو مرے چہرۂ خنداں کو بھی گریاں سمجھا!

فصلِ گل میں جو ثنا کارِ نبیؐ ہے طاہرؔ
ایک بلبل کہ ہے اندازِ گلستاں سمجھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگیِ جا کا)

لبوں پہ نام جو آتا ہے شاہ والاؐ کا
اک انبساط میں ڈھلتا ہے غم تمنّا کا

وہ ہیں بہارِ گل و نسترن کے بھی محبوب
یہی ہے قول محبت سے چشمِ بینا کا

ستارے حسنِ عقیدت کے پیش کرتا ہے
یہی ہے ذوقِ گراں مایہ خامہ فرسا کا

تڑپ کے گرتا ہے جب بحرِ حبِّ احمدؐ میں
وجود پاتا ہے تسکین دل کے دریا کا

نبیؐ کے ذکر میں بہتر ہے خود فراموشی
تکلّفات میں پڑنا ہے کام دنیا کا

گزر گیا ہے حضوری کو اک برس گرچہ
بسا ہے آنکھ میں منظر وہی مواجہ کا

عرب عجم کو عطا کر کے جوہرِ تہذیب
مزاج بدلا ہے آقاؐ نے دشت و صحرا کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(کس کا جنونِ دید تمنا شکار تھا؟)

رازق نبیؐ کے صدقے سے پروردگار تھا
بے وجہ میں تو محوِ غمِ روزگار تھا

تھا جلوۂ حضورؐ ہی منظورِ حسنِ ذات
عالم کو بھی حضورؐ ہی کا انتظار تھا

تھا نغمہ زن حضورؐ کی یادوں میں عندلیب
''ہر برگِ گل کے پردے میں دل بے قرار تھا''

مہر و مہ و نجوم بھی تھے جس کے کاسہ لیس
وہ نور ، نورِ پیکرِ رحمت شعار تھا

طاہرؔ نبیؐ کے شہر میں وجدان پر مرے
کیفِ فضائے خلدِ بریں آشکار تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا)

کیف کا سجدہ گزاری میں ہے افشاں ہونا
عشقِ احمدؐ کا جبینوں پہ فروزاں ہونا

مرسلِؐ اوّل و آخر کی بنے ہیں اُمّت
ہے روا ہم کو اس اعزاز پہ نازاں ہونا

دم بہ دم ہے جو مجھے باعثِ تسہیلِ حیات
آپؐ کی پاک زیارت کا ہے امکاں ہونا

ذکرِ سرکارؐ دو عالم سے ہے دل کی تسکیں
اور اسی سے ہے ہر اک درد کا درماں ہونا

آپؐ کے حسنِ تدبّر سے ہے گلزار ہوا
ورنہ عالم کا مقدّر تھا بیاباں ہونا

مرحبا چشمِ عطائے شہِؐ خوباں کے سبب
رہروِ حق سے ہوا دور پریشاں ہونا

نورِ نعلینِ نبیؐ دل کی عمارت پہ سجا
یوں ہوا میرے مقدّر میں چراغاں ہونا

ایک وحشت کا نمونہ تھا بنی نوعِ بشر
سرورِؐ دیں نے سکھایا اسے انساں ہونا

میرے آقاؐ کے ہے انوار کا جلوہ طاہرؔ
مسکراتے ہوئے چہرے کا فروزاں ہونا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مسدس مخبون محذوف مسکن
(پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا)

وہ سفر بہرِ ظفر یاد آیا
کیا مدینے کا سفر یاد آیا

پھر حضوری کی دعائیں لے کر
دل بصد نالہ و فریاد آیا

دہر کی در بدری چھوٹ گئی
جب سے سرکارؐ کا در یاد آیا

خاکِ طیبہ کو چھوا پلکوں سے
تھا جہاں انؐ کا گزر یاد آیا

آبِ کوثر سے جو تسکین ملی
آبِ زم زم کا اثر یاد آیا

دور جب شہرِ مدینہ سے ہوا
پھر مواجہ پہ گزر یاد آیا

دیکھ کر عشقِ بلالیؓ مجھ کو
آپؐ کا حسنِ نظر یاد آیا

عرش پر بھی تو انھیںؐ اُمّت کے
تھا مکافات کا ڈر یاد آیا

بہرِ تاثیرِ تکلّم طاہرؔ
نعت کا مجھ کو ہنر یاد آیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(تو دوست کسی کا بھی، ستم گر، نہ ہوا تھا)

جب تک یہ محبت سے منوّر نہ ہوا تھا
دل یوں مرا وصّافِ پیمبرؐ نہ ہوا تھا

مرشد جو بنا عشقِ شہِؐ دین کا گوہرؒ (ا)
پھر اور کوئی دہر میں گوہر نہ ہوا تھا

بوذرؓ ہوں کہ عمارؓ، وہ مصعبؓ ہوں کہ عثمانؓ
ہے کون سا دریا جو سمندر نہ ہوا تھا

افلاک کا ہم سر اسے مدحت نے کیا ہے
تخئیل یہ جبریلؑ کا شہپر نہ ہوا تھا

---

ا۔ روحانی پیشوا پروفیسر گوہرؒ عبدالغفار رحمت اللہ علیہ

بلبل کو یہ توفیق نہ تھی آپؐ سے پہلے
یوں مدح سرا پہلے ، کبوتر نہ ہوا تھا

سر سبز کہاں آپؐ سے پہلے یہ زمیں تھی
روشن یوں کبھی نیّر و اختر نہ ہوا تھا

جب تک نہ ملا گنبدِ خضریٰ کا تھا سایہ
گلشن مرے ایماں کا بھی اخضر نہ ہوا تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت (مصرع بہ مصرع غالبؔ)

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(نفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ)

''نفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ''
ہوائے شہرِ محمدؐ ہے دل کے اندر کھینچ

''کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ''
مدینہ رُو مرے ہمدم مجھے برابر کھینچ

''تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار، اے دل!''
تصوّرات میں آنے کا انؐ کے منظر کھینچ

''تری طرف ہے بہ حسرت نظارۂ نرگس''
گلِ مراد کی خوش بو ثنا کے خُو گر کھینچ

''بہ نیم غمزہ ادا کر، حقِ ودیعتِ ناز''
سرشکِ چشمِ عقیدت برنگِ گوہر کھینچ

''مرے قدح میں ہے صہبائے آتشِ پنہاں''
وفورِ تشنہ لبی! کیفِ جامِ کوثر کھینچ

''خمارِ منّتِ ساقی اگر یہی ہے ، اسدؔ''
بطرزِ طاہرِؔ خوش خُو ثنا کے ساغر کھینچ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد)

دے مری عرضِ ہنریوں ہی صدا میرے بعد
میرے بچے بھی ہوں سب نعت سرا میرے بعد

مدحتِ سرورِؐ عالم نے نوازا ہے مجھے
میری نسلوں کو ملے اور جزا میرے بعد

مجھ کو وَرثے میں ملی اور رہے گی قائم
عشقِ احمدؐ کی بدستور ضیا میرے بعد

آخری حج کے ہے موقع پہ کہا آقاؐ نے
میرا قرآن ہے اور آلِ عباؑ میرے بعد

جملہ احباب سے اتنی ہے گزارش میری
انؐ کی نسبت سے مجھے دینا دعا میرے بعد

نعتِ سرکارؐ ہی تربت میں پڑھوں گا ہر دم
آ کے بالیں پہ مجھے سننا ذرا میرے بعد

کلمۂ حق ہے یہ فرمایا خدا نے طاہرؔ
میرا محبوبؐ ہے بس سب سے بڑا میرے بعد

❖⑤❖⑤❖⑤❖

## نعت (مصرع بہ مصرع غالبؔ)

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن رفعلان
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(بلا سے، ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار)

ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار
''نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر، در و دیوار''

نبیؐ کا ذکر مرے گھر میں اس طرح گونجا
''کہ ہو گئے مرے دیوار و در، در و دیوار''

بڑھا جو میں شہِؐ طیبہ کے خیر مقدم کو
''گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار''

خرامِ نازِ نبیؐ ! تیرا نشّہ آج بھی ہے
''کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر در و دیوار''

حضورؐ جو بھی مرے پاس ہے وہ آپؐ کا ہے
''کہ ہیں دکانِ متاعِ نظر در و دیوار''

پلٹ کے آیا میں طیبہ سے جب تو لگتا تھا
''کہ گر پڑیں نہ مرے پاؤں پر در و دیوار''

سجایا گنبدِ خضریٰ کا نقش جب اِن پر
''ہوئے فدا در و دیوار پر در و دیوار''

سجی ہے خانۂ دل میں درود کی محفل
''کہ ناچتے ہیں پڑے سر بہ سر در و دیوار''

چھپاؤں لاکھ بھی طاہرؔ میں جوشِ حبِ نبیؐ
''حریفِ رازِ محبت مگر در و دیوار''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر)

نظر جاتی ہے جس دم دین کے پہلے دبستاں پر
دکھائی دیتے ہیں اصحابِؓ صفّہ اوجِ عرفاں پر

فلک آسا ہوا سرکارؐ کے قدموں کی نسبت سے
فلک بھی رشک کرتا ہے عرب کے اس بیاباں پر

مہکتے ہیں مرے افکار طیبہ کی ہواؤں سے
ثنا کے پھول کھلتے ہیں مرے پاکیزہ وجداں پر

اسے میں چومتا ہوں اور آنکھوں سے لگاتا ہوں
لکھا ہے نعت جس منظوم کے تابندہ عنواں پر

خصوصی مہربانی ہے مجھ ایسے عاصیوں پر بھی
میں قرباں سیّدِؐ کونین کی مہرِ فراواں پر

صہیبؓ و بوزرؓ و سلمانِؓ فارس کی ارادت میں
پرِ پرواز لگ جاتے ہیں دانائی کے داماں پر

مصیبت میں مدینے کی طرف دیکھا ہے جب طاہرؔ
ہوا لطفِ شہِؐ کون و مکاں چشمِ پریشاں پر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز)

جہاں میں آتے رہیں گے سدا نشیب و فراز
مگر مدینے کو حاصل ہے مستقل اعزاز

حضورؐ آپ کے دیدار کی تمنّا ہے
مجھے بھی آئے میسّر حضورِ جلوۂ ناز

ہوائے شہرِ مدینہ اڑا کے لے جائے
مری دعاؤں کو حاصل ہو یوں پرِ پرواز

ہمیشہ آپؐ کی رحمت نے ہی نوازا ہے
پھر ایک چشمِ عنایت ہو میرے بندہ نواز

جو انؐ کا نام ہیں لیتے کبھی نہیں مرتے
درودِ صلِّ علیٰ کی سدا ہے عمر دراز

ہر اک فرازی جہاں کی ہے انؐ کے قدموں میں
ملی فرازی، جھکی جس کی بھی جبینِ نیاز

ہے نم جو آنکھ میں طاہرؔ انھیؐ کی رحمت ہے
محبتِ شہِؐ والا کا کس قدر ہے گداز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلان
بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف
( نہ گلِ نغمہ ہوں، نہ پردۂ ساز )

ہیں وہیؐ عیب پوش و پردہ ساز
شاہِؐ طیبہ ہیں بس مرے دم ساز

''قابَ قوسین'' کے ہیں کیا انداز
کیا بشر کی ہے طاقتِ پرواز

بے کسوں بے نواؤں کے والی
آپؐ خیر الانام بندہ نواز

آپؐ اکمل ہیں ہادیِ اعظم
رحمتِ دوسرا ہیں دین کا ناز

دی خزاؤں کو بھی نویدِ بہار
اور صحرا کیے چمن انداز

تشنہ کامی ہے، شادمانی دیں
آپؐ کے در پہ ہے جبینِ نیاز

آدمیت کو احترام دیا
آپؐ انسانیت کے چارہ ساز

ہم ہیں صد شکر انؐ کے نعت نگار
یوں محبّوں میں ہو گئے ممتاز

سب ہے طاہرؔ حضورؐ کا فیضان
زندگی میں ہے جو بھی سوز و ساز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(کب فقیروں کو رسائی بتِ مے خوار کے پاس)

لمحہ لمحہ جو رہا سیدِؐ ابرار کے پاس
بخت تھا جانیے کیا غار کے اس یارؓ کے پاس

دوری تھی سرورِؐ عالم سے نہ منظور انھیں
قبرِ فاروقؓ بنی تربتِ سرکارؐ کے پاس

سیّدی حضرتِ عثمانؓ کا مدفن ہے بقیع
نور خود آ کے ملا خلد کے انوار کے پاس

موت بھی اس لیے آسان ہوئی ہے مجھ کو
میری مشکل کا ہے حل حیدرِ کرارؓ کے پاس

سرنگوں کون و مکاں میرے نبیؐ کے آگے
نظمِ کونین ہے اس سیّدؐ ابرار کے پاس

عالمِ زیست میں انؐ سے ہے اجالوں کو فروغ
تیرگی کا ہے مداوا شہِؐ انوار کے پاس

کوئی بھی چیز نہیں آپؐ کے لائق آقاؐ
حسرتِ دید ہے بس آپؐ کے بیمار کے پاس

سایۂ گنبدِ خضریٰ میں ہے جنّت بھولی
کیا مزا اس کے ہے بام و در و دیوار کے پاس

طاہرؔ اترائے نہ کیوں، ناز نہ کیوں اس پہ کرے
انؐ کی مدحت کا اثاثہ ہے جو حب دار کے پاس

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(زخم پر چھڑکیں کہاں، طفلانِ بے پروا نمک)

سرورِؐ عالم کے در کا ہم نے ہے کھایا نمک
جان دے کر بھی کریں گے اب حلال اس کا نمک

شہد سے بھی اب تو لگتا ہے مجھے اچھا نمک
جب سے ہے طاہرؔ مزارِ داتاؒ کا چکھا نمک

ذکرِ آقاؐ کے سوا اک آہ بھی نکلی نہیں
آپؐ کے عاشق کے زخموں پر ہے جب ڈالا نمک

جو قیامِ شہرِ طیبہ میں غذا کا حصہ تھا
کچھ بھی کھاؤں مجھ کو اب وہ یاد ہے آتا نمک

ہر نمک ہے مستعارِ حسنِ نمکینِ حضورؐ
ہو وہ لاہوری نمک، کالا کہ ہو شیشہ نمک

آپؐ کے عشّاق کے یُمنِ قدم کے فیض سے
ارضِ پاکستان میں ہے بے بہا اچھا نمک

مشک و عنبر سے فزوں طاہرؔ پسینہ آپؐ کا
اور پسینہ ہے بشر کا ایک اک قطرہ نمک

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک)

آپؐ کی چشمِ عنایت کی نظر ہونے تک
وقت لگتا نہیں اشکوں کو گہر ہونے تک

گو سخن ''صلِّ علیٰ'' سے تھے مزیّن سارے
حائل آداب رہے عرضِ ہنر ہونے تک

آدمی دور رہا حسنِ تمدّن سے بہت
شاہِؐ طیبہ کی محبت کا اثر ہونے تک

محسنِ زیست ہوئی آپؐ کی ہستی، ورنہ
رات آتی ہی نہ تھی نورِ سحر ہونے تک

انؐ کے حمّاد پہ تھوڑی سی گرانی آئی
ایک لمحہ نہ لگا انؐ کو خبر ہونے تک

آپؐ کے نقشِ کفِ پا کا ہے شاہد کہتا
دیر لگتی ہی نہیں ذرّے کو زر ہونے تک

حق پرستی کے لیے سر بھی قلم ہوتے ہیں
کربلا سجتا نہیں نیزوں کے سر ہونے تک

آج بھی ہیں وہی اصحابؓ دلوں میں بستے
حبِ احمدؐ میں مٹے ہیں جو امر ہونے تک

حبِ احمدؐ کا مزہ آنکھ ہے لیتی طاہرؔ
کتنا بے چین رہا دل مرا در ہونے تک

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(رہتے ہیں افسردگی سے سخت بے دردانہ ہم)

مشعلِ نورِ رسالتؐ کا بنیں پروانہ ہم
آگ کے اندر بھی جا کر کچھ کریں پروا نہ ہم

ہادیِؐ کامل سے لے کر نورِ حق کی روشنی
خالی کر دیں دل سے ظلمت کا ہر اک بت خانہ ہم

دل کی آنکھوں کی بصارت اور بصیرت کے لیے
خاکِ طیبہ کو بنا لیں سرمۂ زیبا نہ ہم!

دونوں ہاتھوں کی لکیروں میں ہیں مدحت کے خطوط
لائیں کیوں تحریر میں پھر قصۂ بیگانہ ہم

آنکھ میں ہیں جگمگاتے انؐ کی الفت کے چراغ
دیکھتے ہیں چشمِ تر سے جلوۂ جانانہ ہم

بالیقیں حبِ نبیؐ ہو گی ہماری دستگیر
زندگی کا جس گھڑی توڑیں گے زنداں خانہ ہم

ہیں رگ و جاں سے نمودِ حق کی کرنیں پھوٹتی
عشقِ احمدؐ سے ہیں پاتے ہمتِ مردانہ ہم

حال و مستقبل ہے روشن، انؐ سے ماضی میں ضیا
انؐ کے احسانوں کا دیں گے کیا بھلا عوضانہ ہم

قوّتِ ایمان طاہرؔ ہے فقیری سے ملی
غیر کے آگے ہیں رکھتے جرأتِ رندانہ ہم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مسدس مخبون محذوف
(پاؤں میں جب وہ حنا باندھتے ہیں)

ہم جو مضمونِ ثنا باندھتے ہیں
رحمتِ صلِّ علیٰ باندھتے ہیں

آتا ہے خونِ شہیداں کا خیال
قافیہ ہم جو حنا باندھتے ہیں

یادِ احمدؐ میں جو کھو جاتے ہیں
نالۂ دل کو رسا باندھتے ہیں

وجہِ تکریم ہے تخلیق ثنا
ایسے ہم اپنی ہوا باندھتے ہیں

آدمی احسنِ تقویم ہے جو
اس کو ہم انؐ کی عطا باندھتے ہیں

انؐ کو شہکارِ جمال اور جہانِ رحمت
مظہرِ شانِ خدا باندھتے ہیں

چوم کر اسمِ محمدؐ طاہرؔ
انؐ سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔ (پاؤں میں جب وہ حنا باندھتے ہیں)

۲۔ ( تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

# نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(طاؤس نمط داغ کے گر رنگ نکالوں)

یوں مدحِ شہِؐ دیں کا نیا ڈھنگ نکالوں
میں خونِ جگر دے کے جدا رنگ نکالوں

لہجہ ہے مرا گنگ مگر انؐ کی عطا سے
میں طرز نئی اور نیا آہنگ نکالوں

جو رفعتِ افکار کے دے مجھ کو معانی
مدحت کے لیے کون سی فرہنگ نکالوں

شامل میں رکھوں گنبدِ خضریٰ کو ثنا میں
سینے سے ہر اک لفظ میں خوش رنگ نکالوں

وجدان میں یوں آئیں مدینے کے مناظر
نعتوں میں نئی سوچ کے سو رنگ نکالوں

حبِ شہِؐ والا کی میں صد راہ پہ نکلوں
میں قید ہوں جس میں وہ رہِ تنگ نکالوں

آقاؐ سے سکینت کی عطا پاؤں میں طاہرؔ
یوں دل سے کم و بیش کی ہر جنگ نکالوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

۱۔ (طاؤس نمط داغ کے کے گر رنگ نکالوں)

۲۔ ( کیا ضعف میں امیّد کو دل تنگ نکالوں)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بقدرِ لفظ و معنی، فکرت احرامِ گریباں ہیں)

صحابہؓ میرے آقاؐ کے عظیم الشان انساں ہیں
مہکتے انؐ کی خوشبو سے گلستاں در گلستاں ہیں

مکان و لامکاں میں آپؐ کی ہے جلوہ فرمائی
مری سرکارؐ کے جلوے دو عالم میں نمایاں ہیں

مکینِ گنبدِ خضریٰ مرے آقاؐ کی ہستی ہے
ابو بکرؓ و عمرؓ سرکارؐ کے یاں خاص مہماں ہیں

محبت شعر میں ہے غالب و غلّاب کی صورت
قصیدہ ، مدحت و حمد و رباعی اس کے عنواں ہیں

مجھے انؐ سے محبت ہے انھیںؐ ہے ساری امّت سے
بھرا سرکارؐ نے طاہرؔ زمانے بھر کا داماں ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(مانعِ دشت نوردی، کوئی تدبیر نہیں)

نعت ہے نعت کوئی عام سی تحریر نہیں
اس کی تنویر سی طاہرؔ کوئی تنویر نہیں

حسرتِ لذّتِ دیدار بڑھی جاتی ہے
سامنے انؐ کے میں جاؤں کوئی تدبیر نہیں

بے خودی مجھ کو مواجہ پہ لیے جاتی ہے
بندھ کے رہ جاؤں وہیں پر کوئی زنجیر نہیں

انؐ کی سنّت پہ چلیں گے تو ملے گی توقیر
ورنہ ہر کام بجز خجلتِ تقصیر نہیں

آپؐ کے در سے جو مانگیں تو مقدّر بدلے
کون کہتا ہے دعا میں مری تاثیر نہیں

اس حضوری کو میں آنکھوں میں چھپا کر رکھوں
نور موجود مگر نور کی تصویر نہیں

انؐ کی رحمت نے دیا مجھ کو سہارا ورنہ
ایک بھی کام مرا باعثِ توقیر نہیں

اپنے آقاؐ کی رضا جوئی ہے مقصد طاہرؔ
نعت کہنے میں مجھے حاجتِ تشہیر نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(تعجب سے وہ بولا، ''یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں'')

مرے آقاؐ کے آنے سے بہاریں ہیں زمانے میں
وگرنہ کچھ بھی نہ ہوتا جہاں کے کارخانے میں

''نگاہ عشق و مستی میں وہیؐ اوّل وہیؐ آخر''(۱)
عجب اقبالؒ لذّت ہے تمھارے اس ترانے میں

ہے جس کی روشنی آفاق کے چاروں طرف پھیلی
وہ کیا تہذیب ہے سرکارؐ کے عالی گھرانے میں

ملائک کی طرح محسوس ہوتے ہیں سبھی زائر
خدائے پاک کے گھر میں، نبیؐ کے آستانے میں

---

۱۔ یہ مصرع علامہ محمد اقبالؒ کا ہے۔

انھیںؐ اپنا بنا لو، انؐ کے ہو جاؤ مرے پیارو
خدا کی سب رضائیں ہیں نبیؐ کے مان جانے میں

ہے وقتِ آخرِ شب، آپؐ کی لب پر ثنائیں ہیں
عجب مستی ہے اِس دم عشق کی شمعیں جلانے میں

ترے ماں باپ نے طاہرؔ تجھے طاہر کیا کہ یوں
درودِ پاک دل میں، محو ہو نعتیں سنانے میں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(ہم سے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن)

نعمتِ دیدار دے گی انؐ کی ہستی ایک دن
حسن طیبہ کا بنے گی دل کی بستی ایک دن

حسن کی پاکیزگی کا آسماں دیکھیں گے ہم
زندگی کا اوج دیکھے گی یہ پستی ایک دن

خونِ اطہر دے رہا ہے کربلا میں یہ صدا
ایسے پاتی ہے مرادیں حق پرستی ایک دن

ایک دن ہم بھی حضوری سے سکینت پائیں گے
انؐ کی رحمت سے مٹے گی دل شکستی ایک دن

ان سنہری جالیوں کے روزنوں میں ہو کے گم
ہم بھی دیکھیں گے عروجِ کیف و مستی ایک دن

سرخرو ہو گی جہاں میں انؐ کی امّت بھی ضرور
دیں گے وہ اپنی مدد سے بالا دستی ایک دن

امّتِ سرکارؐ سے طاہرؔ بجاہِ مصطفیٰ ﷺ
دور ہو گی بالیقیں مادہ پرستی ایک دن

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رنگِ طرب ہے صورتِ عہدِ وفا گرَو)

صد مرحبا ہے عاشقوں کی ہر صدا گرَو
نعتِ رسول پاکؐ میں موجِ صبا گرَو

سرگرم ہیں حضورؐ کی چاہت میں سب فقیر
"تسبیح زاہداں، بہ کف مدّعا گرَو"

میں ہوں رہینِ گلشنِ سلطانِؐ دو سرا
آگے ہے جن کے خلد کی آب و ہوا گرَو

اک اک سخن ہے آپؐ کی رحمت سے فیض یاب
رنگِ ثنا ہے صورتِ صلِّ علیٰ گرَو

تخلیقِ کائنات کی موجب ہے انؐ کی ذات
سرکارؐ کی ہے وسعتِ ارض و سما گرَو

طاہرؔ شعورِ عرضِ ہنر ، انؐ کی ہے عطا
ہے ہستیِ حضورؐ کی مدح و ثنا گرَو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(شکوہ وشکر کو ثمرِ بیم وامید کا سمجھ)

حقِ ثنا ادا کروں ، مجھ کو بھی ہو عطا سمجھ
کیسے ہو مدحِ مصطفیٰؐ ، مجھ کو دے اے خدا سمجھ

دامنِ عاجزی نہ چھوڑ بارگہِ حضورؐ میں
''شوق کو منفعل نہ کر! ناز کو التجا سمجھ!''

سب ہی دیا ہے آپؐ کا ،سب ہی ملا ہے آپؐ سے
حسرتِ دل ہے گر ابھی ، غفلتِ مدّعا سمجھ !

''لغزشِ پا کو ہے بَلَد، نغمۂ یا علیؓ مدد''
آگہی کی ہے آرزو تو قولِ مصطفیٰؐ سمجھ

''نے سر و برگِ آرزو، نے رہ و رسمِ گفتگو''
طاہرِؔ نا سمجھ تجھے بخشے ترا خدا ، سمجھ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

ا۔ (شکوہ وشکر کوثمر بیم وامید کا سمجھ)

۲۔ (کلفتِ ربطِ این وآں ،غفلتِ مدّعا سمجھ)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دل ہی نہیں کہ منّتِ درباں اٹھایئے)

بارِ جہاں نہ منّتِ شاہاں اٹھایئے
در سے نبیؐ کے دولتِ احساں اٹھایئے

ہر اہلِ دل پہ کھلتے ہیں انوار آپؐ کے
''سب جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھایئے''

موجِ بہار گنبدِ خضریٰ سے آئی ہے
گلشن کے رخ سے پردۂ سوزاں اٹھایئے

ہر شعر میں ہے بندشِ وحیِ خدا سبھی
مدحت میں حظِ قرأتِ قرآں اٹھایئے

طاہرؔ غنا و فقر ہی کافی ہے آپ کو
پس دل سے حُبِّ عشرتِ دوراں اٹھایئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(ہے بزمِ بتاں میں، سخن، آزردہ لبوں سے)

مشروط نہیں اہلِ عجم یا عربوں سے
اکرام کی تخصیص ہے تقویٰ تعبوں سے

زمزم ہے پیا آپؐ کی رحمت سے جو آقاؐ
کوثر کا بھی سرکارؐ لگے جام لبوں سے

دوری میں حضوری کے مزے لیتے ہیں عشاّق
سرکارؐ کا در دور نہیں حق طلبوں سے

ہے کیشِ محبت کا ادب پہلا قرینہ
رہتا ہے مقدّر بھی پرے بے ادبوں سے

ہوں حضرت صدیقؓ کی اولاد سے طاہرؔ
نسبت ہے وراثت میں یہ عالی نسبوں سے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی)

محبت کے تقاضوں کو محبت سے نبھانے کی
ہمیں توفیق رب نے دی ہے انؐ کے گیت گانے کی

یہ گردن تن کے رہتی ہے ہمیشہ غیر کے آگے
ہمیں عشقِ نبیؐ نے دی ہے جرأت سر اٹھانے کی

ازل سے تا ابد سرکارؐ ہی کا حکم جاری ہے
رسالت آپؐ کو بخشی ہے رب نے ہر زمانے کی

اگرچہ یاد ہے آقاؐ تری ہر لمحہ سینے میں
مگر کیا رات تھی تقریب تیرے یاد آنے کی

شبِ اسرا زمیں پر ہر طرف جیسے چراغاں تھا
کہ ذرّوں کو بھی خصلت مل گئی تھی جگمگانے کی

کیا تخلیق رب نے آسمانوں کو زمینوں کو
سبھی تقریب تھی سرکارؐ کو دنیا میں لانے کی

ثنائے مصطفیٰؐ میں انہماکِ دل ہے اس حد تک
میں وقفِ نعت ہوں، فرصت نہیں ہے سر اٹھانے کی

مضامینِ ثنا صورت گلابوں کی مہکتے ہیں
عجب ہے کیفیت کاغذ پہ انؐ کا نام لانے کی

بہاروں کی طرح پھیلی ہے خوشبو ہر طرف گھر میں
بشارت آگئی جیسے مجھے در پر بلانے کی

مقدّر اوج پر ہے اوج بھی دیکھیں تو کیسا ہے
کہ نوبت بج اٹھی ہے آج طاہرؔ طیبہ جانے کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بساطِ عجز میں تھا ایک دل، یک قطرہ خوں وہ بھی)

وفورِ شوقِ مدحت جان مانگے تو میں دوں وہ بھی
زباں سے گر بیاں نہ ہو تو اشکوں سے کہوں وہ بھی

مجھے دیدار بھی اور حاضری بھی چاہیے آقاؐ
''خدا وہ دن کرے جوان سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی''

ہے قدرِ مشترک اک میرے سر کی اور گردوں کی
جھکا ہے انؐ کے در پر یہ، سدا ہے سرنگوں وہ بھی

ہے نسبت شہرِ طیبہ کی گلی سے یوں مجھے حاصل
کہ میں بھی سوئے دربارِ رسالتؐ جاتا ہوں وہ بھی

کہا بوبکرؓ نے دل میں نبیؐ کو پیش کرنے کو
اگر دیوار پر ہے کیل بھی تو لے چلوں وہ بھی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے)

جلوہ خدا کا محوِ درود و سپاس ہے
دونوں جہاں کی نورِ محمدؐ اساس ہے

مقبول ہوگی میری مساعی یہ نعت کی
اُس بارگاہِ عالی مکرّمؐ سے آس ہے

روشن ہیں انؐ کے نور سے مہر و مہ و نجوم
باغِ جناں میں گیسوئے آقاؐ کی باس ہے

ہے فیض یابِ حسنِ نبیؐ ، کارِ حمد و نعت
اب کے تجلّیوں کے سخن آس پاس ہے

حاجت نہیں ہے مدحِ سلاطینِ دہر کی
وصّافِ آنحضورؐ کو مدحت ہی راس ہے

ایسے ہی اس کلام کو عظمت نہیں ملی
ہر شعر ہی کی عشقِ محمدؐ اساس ہے

ہر لمحہ نکہتِ گل و ریحان و نسترن
سرکارؐ کے حضور سراپا سپاس ہے

چوما تھا زندگی میں لبوں نے جو انؐ کا نام
محشر میں بھی دہن میں اسی کی مٹھاس ہے

دل کو قرار ، دید سے بخشیں گے ایک دن
واقف ہیں آپؐ دل مرا کتنا اداس ہے؟

ستر ہزار نوری جو آتے ہیں روز و شب
ہر ایک انؐ کے روضے پہ محوِ سپاس ہے

ہاتھوں سے اپنے ساقیِؐ کوثر کریں عطا
محشر میں انؐ کے جام کی خواہاں یہ پیاس ہے

امیدِ رحمتِ شہؐ کونین کے طفیل
سوچوں سے کوسوں دور مری خوف و یاس ہے

مدحِ رسولِ پاکؐ کے ہر حرف و صوت کا
طاہرؔ صریرِ خامہ سے اب انعکاس ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گر خامشی میں فائدہ اخفائے حال ہے)

سرکارؐ کے فقیر کا اچھا مآل ہے
''دل وقفِ درد رکھ، کہ فقیروں کا مال ہے''

میں ہی نہیں ہوں محوِ خیالِ رسولِ پاکؐ
''عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے''

گرچہ گناہگار ہوں پھر بھی مرے کریم!
تیرے حضور رحم و کرم کا سوال ہے

قوسین میں ہیں طالب و مطلوب ایسے گم
کس پردے میں ہے کون سمجھنا محال ہے

ممنوں ہیں انؐ کے تُلسی و عنبر کہ عود و مشک
منّت کشِ پسینۂ آقاؐ ، غزال ہے

گرچہ ہے فنِ شعر کی اپنی بھی آبرو
ہر دم حضورِ نعت میں رہنا کمال ہے

ناموسِ مصطفیٰ پہ ہیں قربان رات دن
طاہرؔ فدا حضورؐ پہ ہر ماہ و سال ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
بحر: مجتث مثمن مخبون
(حذر کرو مرے دل سے، کہ اس میں آگ دبی ہے)

ابھی تلک مرے دل میں یہی اک آس بسی ہے
گزاروں گا میں مدینے میں جتنی عمر بچی ہے

حضورؐ! آپ فقیروں کی جھولیوں کو ہیں بھرتے
حضورؐ! مجھ سے گدا کی بھی جھولی در پہ بچھی ہے

خوشی سے مر نہ میں جاؤں گا گر یوں ہو سرِ میزاں
کہیں حضورؐ یہ مجھ کو کہ جا ہُوا تو بری ہے

نجوم و مہر و مہ و کہکشاں کہ ارض و سما ہو
تمام بزمِ جہاں انؐ کی شان میں ہی سجی ہے

پلٹتا کوئی نہیں ہے درِ رسولؐ سے خالی
مراد آپؐ سے طاہرؔ سبھی کی پوری ہوئی ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رفتارِ عمر، قطعِ رہِ اضطراب ہے)

پھر حاضری کا شوق اٹھا بے حساب ہے
جوشِ بہار باعثِ صد اضطراب ہے

اللہ کے حضور وسیلہ حضورؐ کا
جس نے کیا ہے پیش وہی کامیاب ہے

نورِ خدا ، الٰہ شمائل ہیں آنحضورؐ
اوصافِ حق کا آئنہ انؐ کی جناب ہے

ہر نعت نسبتِ شہِؐ خوباں سے ہے کہی
اور اس کا آنحضورؐ کے نام انتساب ہے

مقصود آپؐ کعبۂ ربِ علا کے ہیں
سیرت رسولِ پاکؐ کی دیں کا نصاب ہے

نظّارہ خود حریف ہے جب برقِ حسن کا
کس کو رخِ رسولؐ کے جلوے کی تاب ہے

بیدار ہوں تو سوچ کا محور ہے انؐ کا شہر
طاہرؔ ہوں نیند میں تو مدینہ ہی خواب ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ، اے آرزو خرامی!)

انؐ کی ثنا نے بخشی تمکین و نیک نامی
فردِ عمل سے دھوئی ہر ایک میری خامی

وصّاف پر ثنا کے مضموں اتر رہے ہیں
وجدانِ نعت دیتا ہے آرزو خرامی

مثلِ صریر خامہ ہے صوت دھڑکنوں کی
کلکِ ثنا سے ہر دم ہے دل کی ہم کلامی

بجھتی نہیں ہیں پیاسیں آبِ حیات سے بھی
بس انؐ کا در ہے جس پر مٹتی ہے تشنہ کامی

تشریف جب محمدؐ دنیا میں لے کے آئے
قدسی تھے سر بسجدہ حوروں نے دی سلامی

روضے پہ مصطفیٰ ﷺ کے آیا قرار دل کو
تسکین پا گئی ہے یاں آرزو خرامی

غوّاصِ بحرِ مدحت یہ اس لیے ہے ہر دم
طاہرؔ کے رہنما ہیں احمد رضاؒ و جامیؒ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(تغافل دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے)

نہ ہوئیے غمزدہ گر بے کسی ہے تنگ حالی ہے
کرو فریاد آقاؐ سے جو ہر بے کس کا والی ہے

مواجہ پر رسولِ پاکؐ کے حاضر ہے دل میرا
نظر یہ بے خودی سے چومتی روضے کی جالی ہے

دریدہ جھولیوں کو آپؐ بھرتے ہیں مرادوں سے
سوالی آپؐ کے در سے کبھی لوٹا نہ خالی ہے

مرے نخلِ مقدّر پر ہے سایہ سبز گنبد کا
مری امیّد کی سرسبز اس سے ڈالی ڈالی ہے

غلامِ مصطفیؐ کے زیرِ احساں ہر مؤذن ہے
اذانوں میں ابھی تک گونجتی صوتِ بلالیؓ ہے

نجومِ حبِ احمدؐ ہیں دمکتے ہر نگارش میں
عطائے سرورِ کونینؐ میری خوش خیالی ہے

سراپا التجا طاہرؔ ہے آقاؐ آپ کے در پر
کرم کی ہو نظر امّت پہ چھائی خشک سالی ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(وہ بات چاہتے ہو کہ جو بات چاہیے)

''رو، سوئے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے''
دل سوئے شہرِ آقاؐ دمِ نعت چاہیے

تحلیل دل کو عشقِ نبیؐ میں کر اے ندیم
حرص و ہوس کی تجھ کو اگر مات چاہیے

سینہ ترا مدینہ ہو ، جاں محوِ حمد و نعت
انوارِ مصطفیٰؐ کی جو برسات چاہیے

''غالبؔ تمام ہم نے سخن اس پہ کر دیا''
لب پر درودِ پاک ہی دن رات چاہیے

طاہرؔ تجھے جو چاہیے اللہ کی رضا
راضی رسولِ پاکؐ کی پھر ذات چاہیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(وحشت کہاں کہ بے خودی انشا کرے کوئی)

صحرائے دل کو دعوتِ دریا کرے کوئی
طیبہ کو اپنا قبلہ و کعبہ کرے کوئی

راہِ وفا میں موت ہے تکمیلِ زندگی
جاں دے کے انؐ کے عشق کا سودا کرے کوئی

گر کامرانی چاہیے دونوں جہان کی
سرکارؐ دو جہاں کی تمنّا کرے کوئی

اسمِ نبیؐ سے پائے ضیائیں حریمِ دل
"آخر، کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی"

ہر امّتی کے حشر میں شافع حضورؐ ہیں
خوش قسمتی کا اپنی تماشا کرے کوئی

دنیا میں چارہ گر کوئی انؐ کے سوا نہیں
انؐ کی طرف نہ دیکھے تو پھر کیا کرے کوئی

دیکھا ہے جھکتا آپؐ کے روضے پہ آسماں
روضے کے بعد اور کیا دیکھا کرے کوئی

جس نے قیامِ حق کو ہیں دیں استقامتیں
شبیرؓ سا جہان میں سجدہ کرے کوئی

طاہرؔ بہشت ساز ہے ہر بندشِ خیال
دل میں سرور نعت کا پیدا کرے کوئی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔ (وحشت کہاں کہ بے خودی انشا کرے کوئی)

۲۔ (جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

# نعت

فَعِلاَ تُ فاعلاتن فَعِلاَ تُ فاعلاتن

بحر: رمل مثمن مشکول

(جو نہ نقدِ داغ دل کی کرے شعلہ پاس بانی)

شہِؐ دیں کے ذکر سے ہے مری سانس کی روانی
غمِ عاشقی نے بخشی مجھے ایسی زندگانی

ملا نعت کا سلیقہ ، ہے عطا یہ خاص انؐ کی
مرے ناقدوں نے کی ہے مرے فن کی قدردانی

مری معرفت ہے مدحت ، مری آگہی ثنا ہے
مرا مطمحِ نظر بس ہے نبیؐ کی نعت خوانی

ہیں نقوشِ پا نبیؐ کے ہمہ روشنی کے حامل
یہ دمکتے چاند تارے ہیں اسی کی ترجمانی

مجھے مصطفائی دی ہے مرے مصطفیٰؐ نے طاہرؔ
مجھے حق شناسی بخشی ہے یہ حق کی مہربانی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع

بحر: منسرح

(آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے)

شعر میں گر نعت کا شمار نہیں ہے
شعر گوئی کا کچھ اعتبار نہیں ہے

یادِ نبیؐ گر نہیں ، بہار نہیں ہے
''آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے''

اب تو مجھے حاضری کا اذن عطا ہو
دل میں کوئی تابِ انتظار نہیں ہے

جاتے نہیں چھوڑ کر یہ لوگ مدینہ
''خاک میں عشّاق کی غبار نہیں ہے''

آبِ بقا یا شفا ہیں زمزم و کوثر
''نشّہ بہ اندازۂ خمار نہیں ہے''

ہے یہ مہک اس دیار کی تو بجا ہے
''غیرِ گل آئینۂ بہار نہیں ہے''

شہرِ نبیؐ سا کوئی بھی سارے جہاں میں
اور کوئی ایک بھی دیار نہیں ہے

طاہرؔ ادب لازمی ہے پیشِ مواجہ
''ہائے! کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ظاہرا، کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے)

چار سو عالم میں نورِ روضۂ سرکارؐ ہے
''جس کے جلوے سے زمیں تا آسماں سرشار ہے''

ہیں مضامین مقدّس جس قدر قرآن میں
آپؐ کی توصیف سب میں آپؐ کا تذکار ہے

آپؐ کے جملہ غلاموں کا ہے یہ پختہ یقیں
دو جہاں میں ان کا آقاؐ ان کا جانب دار ہے

پا نہیں سکتا وہ منزل بے ثنائے مصطفیٰؐ
طاق ہے جتنا بھی شاعر، جس قدر ہشیار ہے

دل میں طاہرؔ کے ضیا طیبہ کی بستی ہے مگر
جاگتی آنکھوں میں پھر بھی حسرتِ دیدار ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی، نہ سہی)

حشر میں انؐ کی شفاعت کا سہارا ہے بہت
زندگی میری نہ گزری بہت اچھی نہ سہی

سرورِؐ دیں کی زیارت مری مجبوری ہے
انؐ کے دیدار کے قابل نہیں ہستی نہ سہی

کام آئے گی مجھے حشر میں انؐ کی مدحت
اور کوئی مجھ کو نہیں دیتا تسلّی نہ سہی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اس چشم سے ہنوز نگہ یادگار ہے)

ہستی مرے حضورؐ کی رحمت شعار ہے
ذکرِ رسولِ پاکؐ سے حسنِ قرار ہے

انوار آنحضورؐ کے جس دل میں بس گئے
قسمت میں اس کی حسن کا طرفہ نکھار ہے

عشاقِ مصطفیٰؐ کی یہ صحبت کا ہے کمال
اُترا دلِ حزیں سے جو غم کا غبار ہے

ہے معجزہ حضورؐ کے حسنِ خیال کا
ہر حرفِ مدح مظہرِ نقش و نگار ہے

روضے سے لمس یاب عناصر کے ساتھ ساتھ
ہے خوش نصیب جتنا بھی قرب وجوار ہے

صد کہکشائیں راستے میں ہیں بچھے نجوم
عرشِ خدا پہ آپؐ کا یوں انتظار ہے

جس کا وجود باعثِ تسکین ہے سدا
طاہرؔ جمال و حسن کا وہؐ شاہکار ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(پھونکتا ہے نالہ ہر شب صور اسرافیل کی)

بات کیسے ہو مکمل نعت کی تشکیل کی
بابِ مدحت میں ضرورت ہے پرِ جبریلؑ کی

تھا جہالت کی تہوں میں آدمی کھویا ہوا
آدمیت کی ہے قسمت آپؐ نے تبدیل کی

خامۂ توصیف تھامے ہوں جھکا قرطاس پر
دیکھتا ہوں انتہا میں قوّتِ تخئیل کی

طاعتِ حق بھی ہے لازم طاعتِ سرکارؐ بھی
پائے منزل جس نے انؐ کے حکم کی تعمیل کی

آڑے آتی ہی نہیں دنیا مصائب میں کبھی
میری ہر مشکل کی آقاؐ آپ نے تسہیل کی

آپؐ کی تقلید سے دنیا میں بھی عزّت ملی
آپؐ کی تقلید ہی سے دین کی تکمیل کی

وقفِ نعتِ مصطفیٰؐ ہیں ، ہم فنا فی النعت ہیں
نعتِ آقاؐ ہی میں طاہرؔ ذات ہے تحلیل کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر: ہزج مسدس محذوف

(کیا ہے ترک دنیا کاہلی سے)

وہؐ کرتے ہیں عطا دریا دلی سے
کھلا یہ راز فیضانِ علیؓ سے

پھرے ہیں در بہ در ناقابلی سے
ہوئے قابل ہیں تیریؐ عاملی سے

مدینے کی ہوا کا ہے کرشمہ
جو خوشبو آ رہی ہے ہر کلی سے

ہر اک جانب ہے انؐ کا فیض جاری
ہے انؐ کا فیض ملتا ہر ولی سے

مسلسل پھوٹتا ہے نور طاہرؔ
مدینہ پاک کی ہر اک گلی سے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(ربطِ تمیزِ اعیاں، دُردِ مئے صدا ہے)

شہرِ نبیؐ میں سنتا ، نزدیک سے خدا ہے
''یک درد وصد دوا ہے، یک دست وصد دعا ہے''

عشقِ نبیؐ کا حامل ، انؐ کا فقیرِ کامل
روضے پہ سر جھکا کے، قامت بڑھا رہا ہے

شانِ سخا ہے کیسی ، لطف و کرم ہے کیسا
اپنوں پہ بھی عنایت ، غیروں پہ بھی عطا ہے

انؐ پر درود بھیجیں ، انؐ پر سلام بھیجیں
حد سے سوا جزا ہے ، انعامِ انتہا ہے

سرحدِ لا مکاں تک خیر البشرؐ نے رکھا
پیشِ نظر ہمیشہ امّت کا ہی بھلا ہے

ہے آرزو نبیؐ کی ایمان کا خلاصہ
آقاؐ سے جو وفا ہے وہ دین سے وفا ہے

رہتا ہے میرے دل میں طاہرؔ وہ ناز بن کر
گوہرؔ کا مقتدی ہوں وہ میرا پیشوا ہے(۳)

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔ (ربطِ تمیزِ اعیاں، دردمئے صدا ہے)

۲۔ (گر یاس سر نہ کھینچے تنگی عجب فضا ہے)

غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

۳۔ روحانی پیشوا پروفیسر گوہرؔ عبدالغفار رحمت اللہ علیہ

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ذوق خودداری، خراب وحشت تسخیر ہے)

حبِ احمدؐ کے بغیر انسان بے توقیر ہے
حسن بے تنویر ہے اور خُلق بے تاثیر ہے

کہکشائیں، چاند تارے ہیں سجے قرطاس پر
خامۂ توصیف محوِ شوکتِ تحریر ہے

دیکھتا ہوں سبزہ و گل رنگ و روغن جس گھڑی
سبز گنبد کی اترتی ذہن میں تصویر ہے

سرورِؐ کونین کی مدحت سرائی سے ہے کام
ہدیۂ تبریک کی دل میں یہی تدبیر ہے

شہرِ طیبہ کی مقدّس سر زمیں پر ہو قیام
پر سکوں مسکن کی طاہرؔ حسرتِ تعمیر ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا)

حسرت فروز دوریِ طیبہ کا درد تھا
آنسو گرا جو آنکھ سے رنگت میں زرد تھا

آرام و مال و زر کیے قرباں حضورؐ پر
صدیقؓ رسم و راہِ محبت میں فرد تھا

آزاد ہو کے سرورِؐ دیں کا ہوا غلام
خوش بخت زیدؓ تو عجب آزاد مرد تھا

تسکین و اعتدال میں ہر سمت تھی فضا
موسم تھا گرم اور نہ حضوری میں سرد تھا

حاصل تھے تیری زیست کے طاہرؔ وہ چار دن
تیرا بچھونا جب درِ آقاؐ کی گرد تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(محرم نہیں ہے تو ہی، نواہائے راز کا)

سایہ بھی دل میں کیوں رہے غم کے جواز کا
ہر حال میں کرم ہے مرے چارہ ساز کا

ہے کیفیت عجب مری یادِ حضورؐ میں
اور لطف بھی عجیب ہے سوز و گداز کا

رکھتا ہے اپنے چاہنے والوں کو پر سکوں
طوفان میں بھی آسرا ساحل طراز کا

بابِ عطائے سرورِؐ کونین ہے کھلا
احساں ہے دو جہاں پہ یہ بندہ نواز کا

صدیقیتؓ کا خون رگوں میں ہے دوڑتا
طاہرؔ مجھے ہے ناز اسی امتیاز کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(دوست، غم خواری میں میری، سعی فرماویں گے کیا)

ہیں ازل سے انؐ کے منگتے در پہ شرماویں گے کیا
بے مراد انؐ کے درِ دولت سے اٹھ جاویں گے کیا؟

ہے ہماری منزلِ مقصود انؐ کا نقشِ پا
ماسوا اِس کے کہیں ہم سر جھکا پاویں گے کیا

انتظارِ شاہؐ میں دو زانو ہو کے بیٹھیں گے
دوست تربت میں ہمیں سیدھا لٹا پاویں گے کیا

انؐ کی چوکھٹ سے کسی صورت بھی اٹھنے کا نہیں
حضرتِ ناصح بھی میرے دل کو سمجھاویں گے کیا

شادیِ دیدارِ سلطانِؐ زمن کے رو برو
طاہرؔ آلامِ جہاں دل میں ٹھہر پاویں گے کیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا)

عیدِ نظارۂ سرکارؐ عطا ہو جانا
جس طرح عرش کے اُس پار مرا ہو جانا

سیّد و سرورِؐ کونین کا فیضانِ کرم
بابِ فردوس کا عاصی پہ ہے وا ہو جانا

یوں سمجھیے کہ مدینے سے پلٹ کر آنا
روح کا جسم سے جیسے ہو جدا ہو جانا

سایۂ گنبدِ خضریٰ کا تصوّر کرنا
کتنے اسرار کا آنکھوں پہ ہے وا ہو جانا

میرے آقاؐ کی غلامی کا صلہ ہے طاہرؔ
ساری دنیا کی غلامی سے رہا ہو جانا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا)

اسمِ احمدؐ پہ ہے عاشق کا فدا ہو جانا
روزِ میثاق کے وعدے کا وفا ہو جانا

عشقِ سرکارؐ دو عالم کا تقاضا لاریب
انؐ کی ناموس کی خاطر ہے فنا ہو جانا

تلخیِ زیست میں ہے انؐ کا مدد کو آنا
دشتِ ظلمت میں سحر خیز ضیا ہو جانا

مجھ پہ احسان یہ کر دے کبھی طیبہ کی ہوا
دل کی وادی میں بھی اک روز ذرا ہو جانا

انؐ کے روضے پہ حضوری کا جو لمحہ آئے
آنسوؤ! انؐ کی زیارت کی دعا ہو جانا

خاکِ طیبہ پہ دمِ کیف یہ ماتھا رکھنا
کتنے سجدوں کا ہے اک پل میں ادا ہو جانا

لہجۂ وحیِ خدا اور نبیؐ کی سیرت
خوب ہے مل کے بہم ان کا ثنا ہو جانا

ہے یہ حبِّ رخِ محبوبؐ کا حاصل طاہرؔ
دل کی کھیتی کا مہکنا ہے ، ہرا ہو جانا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب)

حشر میں ساقیِؐ کوثر کی عطا ، موجِ شراب
''دے ہے تسکیں بہ دمِ آبِ بقا موجِ شراب''

انؐ کی چوکھٹ پہ جبیں سائی کا ہے دل میں خمار
''سایۂ تاک میں ہوتی ہے ہوا موجِ شراب''

آپؐ کے حسنِ تبسّم کی ہیں امواج سبھی
''موجِ گل، موجِ شفق، موجِ صبا، موجِ شراب''

آپؐ کی رحمتِ عالی کا کرم ہو جائے
''موجِ ہستی کو کرے فیضِ ہوا موجِ شراب''

نشّہ ہے شہرِ مدینہ کی ہوا میں اتنا
''ہے تصوّر میں زبس جلوہ نماموجِ شراب''

انؐ کے دیدار کی امیّد کا نشّہ جیسے
''موجۂ سبزۂ نو خیز سے تا موجِ شراب''

وہ لعابِ شہِؐ والا کی حلاوت طاہرؔ
''رہبرِ قطرہ بہ دریا ہے ، خوشا موجِ شراب''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(رہا گر کوئی تا قیامت سلامت)

ہمارے نبیؐ کی نبوّت سلامت
ابد تک ہے انؐ کی رسالت سلامت

ہے انؐ کی رضا میں رضائے الٰہی
رضا کے سبب ہے محبت سلامت

ہر اک ابتدا سے ہر اک انتہا تک
مرے مصطفیٰؐ کی ہے عظمت سلامت

سلامت ہے دنیا میں رحمت کا سایہ
ہے محشر میں انؐ کی شفاعت سلامت

قرینے دیے آپؐ نے زندگی کو
سخاوت سلامت، مروّت سلامت

بِنا جس کی طیبہ میں آقاؐ نے رکھ دی
ہے اب بھی وہ حسنِ اخوّت سلامت

جو سوچوں کو سلجھائے، مہکائے دل کو
ہے صلِّ علیٰ کی وہ کثرت سلامت

اگر چہ کڑے امتحاں اس نے جھیلے
مگر مصطفیٰؐ کی ہے امّت سلامت

قضا روک سکتی نہیں میرا رستہ
یوں آلِ نبیؐ سے ہے نسبت سلامت

رکھی ہے جو ماؤں کے قدموں میں جنّت
خدا رکھے سب کی یہ جنّت سلامت

سلامت ہے رکھتی مجھے انؐ کی مدحت
انھیؐ کے کرم سے ہے مدحت سلامت

اگر شرطِ دیدارِ آقاؐ یہی ہے
قیامت رہے تا قیامت سلامت

زیاراتِ شہرِ مدینہ ہیں زندہ
رہے تا ابد ہر زیارت سلامت

خدایا رہے تا ابد انؐ سے نسبت
سلامت سلامت سلامت سلامت

محبِّ شہِ دو جہاںؐ ہوں میں طاہرؔ
خدایا رہے یہ محبت سلامت

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل)

چھایا ہے جب خیال پہ حسنِ قبائے گل
طیبہ کو لے گئی اسے اک اک ادائے گل

شبنم کے موتیوں پہ گرے جب شعاعِ نور
ہر برگ پر ثنائے محمدؐ سجائے گل

مدحت نگار ایسے ہے پیشِ درِ حضورؐ
جیسے کہ عندلیب ہو مدحت سرائے گل

گر ہو نہ مدحِ شاہؐ تو ہے بے اثر کلام
خوش بو نہ ہو تو جیسے ہے ناقص قبائے گل

دل کی بہار گنبدِ خضریٰ کے ہے طفیل
جس سے کہ مستعار ہیں سب ریشہ ہائے گل

میلاد کی ہیں بزم میں گلہائے رنگا رنگ
مہکی ہے انؐ کی نعت سے ہر ہر ادائے گل

آئیں ہوائیں رحمتِ عالمؐ کے شہر سے
گلشن میں غنچے کھل اٹھے اور مسکرائے گل

آئے حضورؐ گلشنِ ہستی میں جس گھڑی
بہرِ سلام شوق سے سب لہلہائے گل

خوش بو لُٹا رہا ہے جو انؐ کے درود کی
کانٹوں کو بھی درود کے اندر چھپائے گل

جونہی خیال آتا ہے اصغرؓ کی پیاس کا
فوراً زباں پہ آتا ہے طاہرؔ کہ ہائے گل

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بارے، اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد، یاں)

روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریاد یاں
دل درودوں سے سدا کرتے رہو آباد یاں

دستگیرِ بے کساں ہے آپؐ کی ذاتِ کریم
اس یقیں سے بے کسی کی سب نے کی فریاد یاں

ہے ہمہ دم آپؐ کا بابِ عطا سب پر کھلا
آپؐ کے لطف و کرم سے سب کا ہے دل شاد یاں

سرورِؐ کونین نے کیں دور دل کی حسرتیں
''بارے اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد یاں''

یہ مدینہ ہے یہاں تہذیب کی دیں کیا مثال
آپؐ کے اصحابؓ جیسے اب بھی ہیں آباد یاں

طاہرؔ انؐ کے آستاں سے مل رہی ہے سب کو بھیک
خاکی و نوری ہیں آتے بہرِ استمداد یاں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

نوٹ: مشترک زمین کے سبب یہ نعت ''تغلیبِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(اپنا احوال دل زار کہوں یا نہ کہوں)

آپؐ کا چاہوں میں دیدار کہوں یا نہ کہوں؟
''ہے ادب مانعِ اظہار کہوں یا نہ کہوں؟''

جانتے آپؐ ہیں سرکارؐ کہوں یا نہ کہوں
شرحِ احوالِ دلِ زار کہوں یا نہ کہوں

غم گساری مری فرمائی تو جانا کہ وہؐ
درد مندوں کے ہیں غمخوار کہوں یا نہ کہوں

نطق ناقص ہے مرا ، اس لیے یہ سوچتا ہوں
آپؐ کی شان میں اشعار کہوں یا نہ کہوں

باوجودیکہ گنہگار ہوں طاہرؔ! لیکن
انؐ کو مجھ سے ہے بہت پیار کہوں یا نہ کہوں؟

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن رمفاعلان
بحر: رجز مثمن مخبون مطوی مخبون مذال
(غنچۂ نا شگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں)

وقتِ حضورِ حاضری کیف تھا کیا سنا کہ یوں
چومیں تھیں کیسے جالیاں کھل کے مجھے بتا کہ یوں

زائرِ شہرِ مصطفیؐ! ویسا ہی کیف دے مجھے
ہوتا ہے صاف کس طرح ، شیشۂ دل سنا کہ یوں

روضے پہ آنحضورؐ کے کرتے ہیں عرض کس طرح
جب مری آنکھ رو پڑی، دل نے مجھے کہا کہ یوں

صلِّ علیٰ رسولنا، صلِّ علیٰ محمدٍؐ
انؐ کا درودِ پاک ہی لب پہ سدا سجا کہ یوں

خُلقِ حضورؐ سے ملا جینے کا ہر سبق مجھے
آقاؐ نے ہر حسیں عمل کر کے دکھا دیا کہ یوں

پوچھا کہ عاصی کس طرح پاتا ہے حشر میں نجات
سامنے خلد آ گئی ، وہؐ ہوئے لب کشا کہ یوں

انؐ کا چلن ، ہر اک ادا ،کس طرح دلنشین ہے
اپنے کلامِ پاک میں کہتا ہے خود خدا کہ یوں

بیٹھا رہوں حضورؐ کے سامنے دل پسار کے
اپنی تو ہر دعا کا ہے بس یہی مدّعا کہ یوں

رکھتے ہیں کربلا کے بیچ کس طرح حق کی آبرو
نیزے پہ سر حسینؓ نے رکھ کے دکھا دیا کہ یوں

دیتے ہیں کس طرح جزا آقاؐ ستم کے بعد بھی
طائفِ بے وفا کو بھی دے کے دعا کہا کہ یوں

اشکِ سوال کس طرح لاتے ہیں آنکھ میں، بتا
روتے ہوئے یہ کہہ اٹھا بندۂ پر خطا کہ یوں

روضے پہ آنحضورؐ کے کرتے ہیں کس طرح سلام
طاہرؔ نے ہاتھ جوڑ کے روتے ہوئے کہا کہ یوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن
بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف
(وہ فراق اور وہ وصال کہاں)

شاہِ والاؐ سا ہے جمال کہاں
آپؐ جیسا مہِ کمال کہاں

آپؐ جیسا عمل کسی کا نہیں
اسوۂ پاک کی مثال کہاں

سیّدؐ المرسلیں نے بخشا ہے
ورنہ انساں میں اعتدال کہاں

ڈھونڈتی ہے حضورؐ کی رحمت
ہے سوالی کہاں؟ سوال کہاں

میرے آقاؐ نے جا کے بتلایا
ہے سفر عرش کا محال کہاں

اصلِ نورِ حضورؐ کو دیکھے
چشمِ انساں کی یہ مجال کہاں

شافعِؐ مذنبیں کے ہوتے ہوئے
خوفِ دوزخ کا احتمال کہاں

انؐ کی رحمت نے ہے سنبھالا ہوا
ورنہ مجھ جیسا خستہ حال کہاں

چہرۂ والضحیٰ پہ لاکھوں درود
اُس کے انوار پر زوال کہاں

جیسا منظر ہے شہرِ طیبہ میں
ایسا نظارۂ جمال کہاں

آپؐ کی زندگی کو دیکھیں ذرا
ایسا ماضی اور ایسا حال کہاں

دشمنوں سے بھی بے مزہ نہ ہوئے
انؐ سا عالم میں خوش خصال کہاں

جو گزارے ہیں شہرِ طیبہ میں
''وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں''

آپؐ کی نعت سے ہے رعنائی
ورنہ طاہرؔ تھا خوش خیال کہاں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو)

قرباں نبیؐ پہ جان کی دولت ہی کیوں نہ ہو
انؐ پر فدا ، وہ نعمتِ جنّت ہی کیوں نہ ہو

ہستی ہے آنحضورؐ کی سو جان سے عزیز
عمر عزیز صرفِ محبت ہی کیوں نہ ہو!

قرآن کے حروف مضامینِ نعت ہیں
لگتی ہے مجھ کو نعت ، تلاوت ہی کیوں نہ ہو

بدلے میں کفشِ شاہؐ کے ہرگز نہ لیں گے ہم
دنیا تو کیا ہے سامنے جنت ہی کیوں نہ ہو

درماں ہر ایک درد کا ہے آپؐ کی ثنا
''یوں ہے،تو چارۂ غمِ الفت ہی کیوں نہ ہو''

نقشِ قدم پہ آپؐ کے رکھیں گے ہم جبیں
نزدیک اہلِ دہر کے بدعت ہی کیوں نہ ہو

دل میں نبیؐ کا ذکر ہے ہر لمحہ ناگزیر
طاہرؔ اگرچہ پیش قیامت ہی کیوں نہ ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جس کی بہار یہ ہو، پھر اس کی خزاں نہ پوچھ)

اعجازِ حسنِ روئے شہِؐ دو جہاں نہ پوچھ
حسن و جمالِ گیسوئے عنبر فشاں نہ پوچھ

جذبِ دروں کہ حالتِ آہ و فغاں نہ پوچھ
دل کی زباں سمجھ ، مرا طرزِ بیاں نہ پوچھ

یہ پوچھ کس قدر وہؐ ہوئے مجھ پہ مہرباں
حائل ہوئی تھیں راہ میں جو تلخیاں نہ پوچھ

مت پوچھ انؐ کے شہر میں کیسی تھی حاضری
تو نشّۂ حضوریِ باغِ جناں نہ پوچھ

شہرِ رسولِ پاکؐ ہے صد رشکِ کائنات
جھکتے ہیں اس کی سمت کیوں ہفت آسماں نہ پوچھ

کیفِ فضائے شہرِ مدینہ کی بات کر
تو واپسی پہ حالِ دلِ بے کساں نہ پوچھ

ہر دم درِ نبیؐ پہ حضوری کے منتظر
بہرِ سلام حسرتِ کرّوبیاں نہ پوچھ

یہ پوچھ مہربان وہ آقاؐ ہیں کس قدر
کیسے ٹلا گناہ کا بارِ گراں نہ پوچھ

طاہرؔ نبیؐ کا نور جو ہوتا نہ جلوہ ریز
ہونی تھی کیسی حالتِ کون و مکاں نہ پوچھ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔(جس کی بہار یہ ہو، پھر اس کی خزاں نہ پوچھ)
۲۔(جز دل، سراغِ درد بہ دل خفتگاں نہ پوچھ)
نوٹ: مشترک زمین کے سبب ایک نعت ہی کہی گئی اور یہ نعت ''تغلیبِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے)

مدّعا پیشِ نبیؐ لب پر نہ لایا جائے ہے
بس درودِ پاک ہی ہونٹوں پہ آیا جائے ہے

اپنے عاصی کی گنہ پر شرمساری دیکھ کر
بحرِ لطفِ شاہؐ کی موجوں میں جوش آجائے ہے

شاہکار حسن کا آیا ہے جب دل میں خیال
ذہن مدحِ سیّدِؐ عالم سے مہکا جائے ہے

آپؐ سا صادق زمانے میں کوئی ہوگا کہاں
غیر کے لب سے بھی جب صادق پکارا جائے ہے

گھر میں اسؐ کے ہو اگرچہ نوبتِ فاقہ کشی
جھولی ہر سائل کی میرا آقاؐ بھرتا جائے ہے

فرش پر بھی آپؐ یکتا عرش پر بھی بے مثال
آپؐ کے پائے سا پایہ کس سے پایا جائے ہے

جس کا بستر ہے فقط اک بوریا ٹوٹا ہوا
بسترِ آرام وہؐ دنیا کو دیتا جائے ہے

اکمل و اجمل ہے طاہرؔ سرورؐ عالم کی ذات
دل انھیؐ کے پاؤں میں ہر لمحہ کھنچتا جائے ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے)

گرمِ فریاد رکھا بے پر و بالی نے مجھے
بال و پر بخش دیے رحمتِ عالی نے مجھے

خستہ حالی میں بھی رسوا نہ مجھے ہونے دیا
دونوں عالم میں سنبھالا مرے والیؐ نے مجھے

نعت خوانی ہے مجھے انؓ کی اذانوں سے ملی
سوزِ گفتار دیا جذبِ بلالیؓ نے مجھے

سبز گنبد کے مضامین نے عزّت بخشی
رنگِ ندرت دیا پاکیزہ خیالی نے مجھے

اس کی تاثیر مری روح میں ، جاں میں اتری
اک عجب کیف دیا روضے کی جالی نے مجھے

انؐ کی توصیف سے لہجہ ہوا میٹھا میرا
کیسی توقیر ہے دی حسنِ مقالی نے مجھے

میرے جذبوں کو ملی خلد کی تسکیں جس سے
زندگانی ہے وہ دی روضے کی جالی نے مجھے

صرف بلوایا نہیں شہر میں اپنے طاہرؔ
پاس بھی اپنے رکھا رحمت عالی نے مجھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آ جائے ہے مجھ سے)

یہ دل ضبط و تحمّل میں نہ لایا جائے ہے مجھ سے
جو سر میرا مواجہ پر جھکاتا جائے ہے مجھ سے

خدا کے واسطے سرکارؐ کے در پر ہی رہنے دو
نہ اٹھا جائے گا مجھ سے نہ اٹھا جائے ہے مجھ سے

زیارت خواب میں دیں گے کہ وہؐ بیداریِ شب میں؟
نہ سویا جائے ہے مجھ سے نہ جاگا جائے ہے مجھ سے

سہارا بخشیے آقاؐ بڑی مخدوش حالت ہے
شکستہ حال جو دیکھے وہ کترا جائے ہے مجھ سے

جو اشک آیا ہے پلکوں پر نبیؐ کی یاد میں طاہرؔ
سنبھالا جائے ہے مجھ سے نہ روکا جائے ہے مجھ سے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(مری قسمت میں یوں تصویر ہے شب ہائے ہجراں کی)

خوشا مشعل وہ آقاؐ نے مرے دل میں فروزاں کی
نگارش آپؐ کی مدحت کی جس نے ہے نمایاں کی

مواجہ کے مناظر رو برو آنکھوں کے جب آئے
سرشکِ شکر میں حالت عجب تھی چشمِ حیراں کی

مشرّف کیجیے آقاؐ مجھے اذنِ حضوری سے
مری قسمت سے نکلے تیرگی شب ہائے ہجراں کی

مٹا سکتے نہیں تشنہ لبی میخانے دنیا کے
مجھے درکار ہے ساقی گری بس شاہِؐ خوباں کی

کریم آقاؐ نے کر دی عیب پوشی خاص رحمت سے
مجھے شرمندہ کر دیتی وگرنہ کثرت عصیاں کی

مری بے چارگی کو چارہ گر نے بال و پر بخشے
جنونِ شوق کی مشکل حضوری نے ہے آساں کی

مجھے قیدی بنا کر بھی رکھیں آقاؐ جو طیبہ میں
بلائیں لوں میں جان و دل سے طاہرؔ ایسے زنداں کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مسدس محذوف

(عشق مجھ کو نہیں، وحشت ہی سہی)

انؐ کے دیدار کی حسرت ہی سہی
وصلِ سرکارؐ کی چاہت ہی سہی

انؐ کے نعلین ہیں سر آنکھوں پر
کچھ کی نظروں میں یہ بدعت ہی سہی

آس ہے اذنِ حضوری سے بندھی
ایسی امید کی ثروت ہی سہی

جالی چھونے کی اجازت جو نہیں
اک نظر اس کی زیارت ہی سہی

یاد بھی ایک حسیں جذبہ ہے
''آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی''

خاکِ طیبہ پہ جبیں رکھی ہے
عجز کو ایک سعادت ہی سہی

رو برو انؐ کے مواجہ کے ہوں
دل میں احساسِ ندامت ہی سہی

انؐ کا دیدار ہے مقصد طاہرؔ
گرچہ اک گوشۂ تربت ہی سہی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے)

آباد انؐ کے نور سے دل کا جہان ہے
''پرتو سے، آفتاب کے، ذرّے میں جان ہے''

انؐ کو خدا کی شان کا مظہر اگر کہوں
اس شاہکارِ حسن کے شایان شان ہے

مرکز تجلّیات کا ہے آپؐ کا وجود
روشن زمیں اسی سے ہے اور آسمان ہے

کون و مکاں حضورؐ کے قدموں میں ہیں پڑے
عرشِ علا پہ آپؐ کی ہستی کی آن ہے

ممنون ہیں حضورؐ کے ، دنیا کے بادشاہ
دریوزہ گر حضورؐ کا سارا جہان ہے

وہ عفو ہے کہ دشمنِ جاں کو بھی دیں دعا
وہ درگزر کہ غیر بھی پاتا امان ہے

طاہرؔ گلاب ہو کہ ہو نرگس کہ نسترن
مظہر نبیؐ کے حسن کا ہر گلستان ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن/فاعلن

بحر: رمل مثمن سالم

(درد سے میرے، ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے)

مدحِ احمدؐ سے رہی غفلت شعاری، ہائے ہائے!
توبہ توبہ! کیسی عادت تھی ہماری، ہائے ہائے!

قربتِ سرکارؐ میں عزّت ملی ہے واہ واہ!
دوریِ طیبہ میں کاٹی بے قراری، ہائے ہائے!

چوم لوں دہلیزِ آقاؐ دل یہ کہتا ہے، مگر
ہر قدم پر روکتی ہے شرمساری، ہائے ہائے!

ہے لہو سرکارؐ کے نعلین تک پہنچا ہوا
اہلِ طائف کی نبیؐ پر سنگباری، ہائے ہائے!

کربلا کی داستانِ کرب ، طاہرؔ الاماں!
آلِ احمدؐ پر عدو کی تیر باری، ہائے ہائے!

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(چاہیے اچھوں کو، جتنا چاہیے)

مانگنے کا بھی قرینہ چاہیے
انؐ کا صدقہ، انؐ کا بخشا چاہیے

نقشِ پائے مصطفیؐ ہو سامنے
خاکِ طیبہ پر وہ سجدہ چاہیے

گر ہے چاہت آپؐ کے دیدار کی
دل ہمارا گلشن آرا چاہیے

گھر فدا کر کے کہا صدیقؓ نے
آپؐ نے چاہا تو پھر کیا چاہیے

پنجتنؑ سے ربط کا ہے اقتضا
بہرِ نسبت سر کا سودا چاہیے

سرورِؐ کونین کے نعلین کا
عاشقوں کے دل پہ نقشہ چاہیے

رحمتیں سب ہیں کنیزیں آپؐ کی
آپؐ کا بس اک اشارہ چاہیے

کیسے دیکھوں سبز گنبد کی طرف
احتراماً سر بھی نیچا چاہیے

ہے توجہ آپؐ کی اب ناگزیر
رو برو آقاؐ مواجہ چاہیے

اس سے کہہ دو کیفِ مدحت میں رہے
حال طاہرؔ کا جو اچھا چاہیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(پھر کچھ اک، دل کو بے قراری ہے)

ان کی یادوں میں اشکباری ہے
''ایک فریاد و آہ و زاری ہے''

لاکھ رستے میں دنیا داری ہے
پر محبت نبیؐ کی جاری ہے

دور پژمردگی ہے طیبہ میں
دل پہ کیف و سرور طاری ہے

موتی مدحت کے ہیں پروئے ہوئے
لفظ در لفظ سُبُحَہ کاری ہے

اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں
عمر گزری ثنا میں ساری ہے

تؤ ہے داتا تمام دنیا کا
ساری دنیا تریؐ بھکاری ہے

میرے اجداد بھی تمھارےؐ تھے
میری اولاد بھی تمھاریؐ ہے

اسمِ آقاؐ پہ ہو فدا طاہرؔ
یہ تقاضائے حق گزاری ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(وہ، آ کے خواب میں، تسکین اضطراب تو دے)

اے نیند مجھ کو بھی تسکیں بہ اضطراب تَو دے
مجھے حضورؐ کا جلوہ اے میرے خواب تَو دے

خدایا! میں بھی کہوں نعت ترے لہجے میں
شعورِ مدحِ شہِؐ دیں کو آب و تاب تَو دے

مجھے بھی شوق ہے دیکھوں مناظرِ طیبہ
مرے کریمؐ! مجھے چشمِ فیض یاب تَو دے

جمالِ گنبدِ خضریٰ ہے نعت میں اے دوست
ہنر میں خامی سہی دادِ انتخاب تَو دے

گہر مراد کے پاتے ہیں جس کے سب قطرے
نبیؐ کے عشق! مری آنکھ کو وہ آب تو دے

دکھا دے مجھ کو مدینے کا میکدہ یارب!
سرور جس سے چھلکتا ہے وہ شراب تو دے

جو تیری فکرِ عقیدت میں ہیں کھلے طاہرؔ
سجاؤں نعت کی محفل میں وہ گلاب تو دے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(مدت ہوئی ہے، یار کو مہماں کیے ہوئے)

فکر و نظر میں نور کا ساماں کیے ہوئے
یادِ نبیؐ ہے دل میں چراغاں کیے ہوئے

محوِ ثنا ہوں خامہ و قرطاس تھام کر
''نظّارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے''

دل چاہتا ہے در پہ انھیؐ کے پڑے رہیں
''سر زیرِ بارِ منّتِ درباں کیے ہوئے''

گزریں نبیؐ کے شہر میں سب رات دن مرے
عقل و دل و نگاہ کو مہماں کیے ہوئے

سوتا ہوں تا کہ انؐ کی زیارت ہو خواب میں
کھلتی ہے آنکھ دید کا ارماں کیے ہوئے

اس طرح ہے نصیب میں روضے کی چھاؤں آج
سر پر ہوں جیسے سایۂ قرآں کیے ہوئے

بادِ بہارِ گنبد خضرٰی ہے موج میں
اس دل کو گل کہ گل کو گلستاں کیے ہوئے

بیٹھے ہوئے ہیں روضۂ اقدس کے سامنے
طاہرؔ ہر ایک درد کا درماں کیے ہوئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(عشق تاثیر سے نومید نہیں)

نا امیدی کی تو امیّد نہیں
"عشق تاثیر سے نومید نہیں"

اصلِ ایمان ہے انؐ پر ایماں
گر رسالت نہیں توحید نہیں

"ہے تجلّی تری ، سامانِ وجود
ذرّہ ، بے پرتوِ خورشید نہیں"(ا)

حقِ مدحت ہو ادا کیا مجھ سے
وسعتِ دانش و فہمید نہیں

---

ا۔ غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

عمر مدحت میں ہے گزری لیکن
ہو سکی آپؐ کی تحمید نہیں

آیا جب تک نہ نظر طیبہ کا چاند
اہلِ طیبہ کی ہوئی عید نہیں

روضہ دیکھا ہے نبیؐ کا طاہرؔ
عید ہے اپنی فقط دید نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(عشق کا اس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں)

''شہرِ علم و معرفت'' سے کوئی بھی برتر نہیں
''بابِ شہرِ علم و عرفاں'' کا کوئی ہمسر نہیں

حسنِ روئے شاہِؐ خوباں جس کی سوچوں میں بسا
دونوں عالم میں کوئی بھی اس سا نکتہ ور نہیں

میرا وجداں وقفِ مدحِ سیّدؐ کونین ہے
کجکلاہوں کی ستائش کا قلم خوگر نہیں

فاتحِ مکّہ کا عَفو و درگزر ، صد مرحبا!
دیکھا چشمِ چرخ نے ایسا کبھی منظر نہیں

---

*۔ شہرِ علم سے مراد حضورؐ ہیں اور بابِ شہرِ علم سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔

وہ رضائے حق کا حامل ہو نہیں سکتا کبھی
جس کی قسمت میں رضائے ساقیِؐ کوثر نہیں

ایسے نخلِ نارسا کو گھیر لیتی ہے خزاں
جس کے بختوں میں ہوائے گنبدِ خضریٰ نہیں

دیکھ کر طاہرؔ جسے وجدان کے عقدے کھلیں
سامنے آنکھوں کے میری آج وہ گوہرؔ نہیں(۱)

❖⑤❖⑤❖⑤❖

۱۔روحانی پیشو پروفیسر گوہر عبدالغفار رحمت اللہ علیہ

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دیوانگی سے، دوش پہ زنار بھی نہیں)

انؐ سا جہاں میں مونس و غمخوار بھی نہیں
میرے نبیؐ سا دلبر و دلدار بھی نہیں

کیسے ہو انؐ سا حاملِ کردار دہر میں
انؐ سا تو کوئی صاحبِ گفتار بھی نہیں

صدیقؓ اور عمرؓ کو ملا یوں نبیؐ کا قرب
حجرہ ہے ایک ، بیچ میں دیوار بھی نہیں

اعجاز یہ بھی فاتحِ مکّہ کا دیکھیے
پائی ہے فتح اور چلی تلوار بھی نہیں

طیبہ میں رہ کے ہم نہ کریں خواہشِ بہشت
گر چہ ورودِ خلد سے انکار بھی نہیں

ہے سامنے مواجہ ، نہیں ضبطِ عرضِ حال
شرمِ گنہ سے جرأتِ اظہار بھی نہیں

جب مل گئے حضورؐ تو مانگیں گے کیوں مزید
طاہرؔ کچھ اور اب ہمیں درکار بھی نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(مزے جہان کے، اپنی نظر میں خاک نہیں)

جو گزری شہرِ نبیؐ کی نظر میں خاک نہیں
تو زندگی کی کسی رہگزر میں خاک نہیں

ہو انؐ کا اذنِ حضوری تو اُڑ کے جاؤں میں
''وگرنہ تاب وتواں، بال و پر میں خاک نہیں''(۱)

رکھی ہے دوری اگر سرورِؐ دو عالم سے
تو پھر اثر تری آہِ سحر میں خاک نہیں

یہ ذرّے نسبتِ طیبہ سے جگمگاتے ہیں
بغیر اس کے تو لعل و گہر میں خاک نہیں

---

۱۔ یہ مصرع آتش کی غزل کا ہے۔

نبیؐ کے نور کا فیضان گر نہ ہو ان میں
وجودِ انجم و شمس و قمر میں خاک نہیں

اگر حضورؐ کی یادوں میں شب نہیں گزری
تو پھر یہ جانیے طاہرؔ سحر میں خاک نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے اعتدالیوں سے، سبک سب میں ہم ہوئے)

جب سے درِ رسولؐ کے زیر کرم ہوئے
بارِ جہاں سے چھوٹے سُبک بار ہم ہوئے

کھلتا ہے اولیاء کے مزارات سے یہ راز
عشاق کے جہاں میں ہیں اونچے علم ہوئے

یادِ دیارِ سیّدِؐ کونین میں ہیں گم
آنسو تمام آنکھ کے ہیں نذر غم ہوئے

ہوتی گئی ہے فقر میں تذئید جس قدر
دن تلخیِ حیات کے ہیں کم سے کم ہوئے

یہ نگہِ چشمِ سرورِؐ کونین کا ہے فیض
سب دور ہم سے دہر کے رنج و الم ہوئے

وجدان پر ہے نعت کا شام و سحر نزول
انؐ کی عطا کے سلسلے ہیں دم بدم ہوئے

طاہرؔ، ہے ’’شہرِ نعت‘‘ کا کیا اوج پر نصیب(۱)
محوِ ثنا جہاں کے سب اہلِ قلم ہوئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

---

۱۔فیصل آباد کو شہرِ نعت بھی کہا جاتا ہے۔ پیر آصف بشیر چشتی نے اسی نام سے ایک مجموعۂ نعت بھی تالیف کیا

# نعت

مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن مقبوض سالم
(عجب نشاط سے جلاّ د کے، چلے ہیں ہم، آ گے)

نبیؐ کے روضے کی جانب چلا ہوں دم بدم آ گے
عجب ہی کیف کے عالم میں دل ہے دو قدم آ گے

مرے بھی بخت کو دولت عطا ہو حاضری کی اب
سہے بہت ہیں آقاؐ دل نے دوری کے ستم آ گے

ثنائیں کیسے میں کرتا ادب نے روک رکھا تھا
فقط حضورؐ تھا لکھّا ، چلا نہ پھر قلم آ گے

چلا یوں چھوڑ کے مکّہ مدینہ پاک کا زائر
حرم ہے پیچھے گر اک اس کے تو ہے اک حرم آ گے

نگاہیں میری جو بوسہ زنِ مواجہ ہیں طاہرؔ
ہے ناز بخت پہ مجھ کو کہ ہے مرا ارم آ گے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی)

خیرات بھی دی اور ہے جھولی بھی رفو کی
توصیف ہو کیا آپؐ کے الطاف کی خو کی

جب عشق نیابت کی منازل کو ہے پاتا
تفریق ہے دم توڑتی اس دم من و تو کی

پہلے ترے افکار کی مالا ہے پروئی
پھر ہم نے محبت سے ہے یہ زیبِ گلو کی

آقاؐ سے محبت کرو صدیقؓ کے مانند
آواز یہ آتی ہے مجھے اپنے لہو کی

گلزارِ حیات اس کے ہے فیضان کا ممنوں
کیا بات محمدؐ کے پسینے کی ہے بو کی

قدموں میں شہِؐ دین کے آداب تھے ملحوظ
تدبیر بہت خوب تھی آنکھوں کے وضو کی

دل لاکھوں کے الحاد سے پاتے ہیں رہائی
اک ضرب سے سرکارؐ کے مستانۂ ہو کی

والشّمس کہ والّیل کی تنزیل میں طاہرؔ
در اصل قسم ہے شہِؐ دیں کے رخ و مو کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول مفاعلن فعولن

بحر: ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

(فریاد کی کوئی لے نہیں ہے)

آواز کی کوئی لے نہیں ہے
مدحت کو ضروری نے نہیں ہے

سرکارؐ پہ میں سو جاں لٹا دوں
اک زیست تو کوئی شے نہیں ہے

کیسے ہو نشہ وفا کا ظاہر
تیرے شیشے میں ہی مَے نہیں ہے

ہے آپؐ کی دید میری منزل
ہوئی ابھی رہ یہ طے نہیں ہے

مطلوب ہے کوثر انؐ کے ہاتھوں
دل طالبِ جام و مے نہیں ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(کہ اس میں ریزہ الماس جزو اعظم ہے)

ظہورِ شوکت و حبِّ رسولِ اکرمؐ ہے
ہوا جو آپؐ کا طیبہ میں خیر مقدم ہے

طوافِ طیبہ میں رہتا ہے دل سدا میرا
محبتوں کے قرینے کا یہ بھی محرم ہے

ملیں گے ساقیِؐ کوثر سے جام کوثر کے
انھیؐ کے فیض سے جاری یہ آبِ زمزم ہے

مہک پسینے سے انؐ کے ہے پا کے خوش ہر گل
کلی کلی بھی عطا پر نبیؐ کی خرّم ہے

فدا ہوں خاکِ مدینہ پہ کیوں نہ ہفت افلاک
کہ اس کے ذرّوں کی ممنون بزمِ عالَم ہے

ہزار راہِ وفا میں رکاوٹیں آئیں
ہوئی نہ روشنی عشقِ نبیؐ کی مدھم ہے

محبتوں کی بِنا ہے حضورؐ نے ڈالی
اِساس دین کی طاہرؔ اسی سے محکم ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے)

امّت کا اپنی سوچ کے غم ناک ہو گئے
خوش بخشوا کے اس کو ، نبی پاکؐ ہو گئے

نزدیک انؐ کے جو ہوئے بس وہ ہیں سر بلند
جو دور انؐ سے ہو گئے وہ خاک ہو گئے

رتبے ہیں آسماں سے بھی ان کے بلند جو
خدّامِ آلِ سیّدِؐ لولاک ہو گئے

رکھے جو ان پہ سرورِؐ کونین نے قدم
ضو بار و پُر وقار سب افلاک ہو گئے

دندانِ پاک آپؐ کے مضروب دیکھ کر
اصحابؓ آنحضورؐ کے غم ناک ہو گئے

گستاخ آنحضورؐ کے دونوں جہان میں
''آپ اپنی آگ کے خس وخاشاک ہو گئے''

طاہرؔ طفیلِ شافعِؐ محشر سب امّتی
سختی سے قبر وحشر کی بے باک ہو گئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مسدس مخذوف

(کب وہ سنتا ہے کہانی میری)

حبِّ احمدؐ ہے نشانی میری
یہ نشانی ہے پرانی میری

انؐ پہ قربان بڑھاپا بھی ہو
ہو فدا انؐ پہ جوانی میری

میری نسلیں ہیں غلامانِ رسولؐ
مختصر یہ ہے کہانی میری

ان کے لب پر ہے ثنا آقاؐ کی
میرے بچوں نے ہے مانی میری

کیوں نہ معراج پہ ہو میرا سخن
نعتِ سرکارؐ ہے بانی میری

نعت نے بخت سنوارا میرا
ہو گئی زیست سہانی میری

ذکرِ سرکارؐ کی برکت سے سدا
دور ہوتی ہے گرانی میری

مجھ کو آقاؐ نے نوازا طاہرؔ
دیکھ کر اشک فشانی میری

❖⑤❖⑤❖⑤❖

# نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(دیکھ کر در پردہ گرمِ دامن افشانی مجھے)

اشکباری عشق میں ہے گوہر افشانی مجھے
آپؐ نے بخشی سکینت کی فراوانی مجھے

حبِّ احمدؐ نے عطا کی مجھ کو اصلِ زندگی
حق نے بخشی مصطفیؐ کے در کی دربانی مجھے

عزّت افزائی ہوئی اس سے مری ہر بزم میں
جان و دل سے کیوں نہ ہو پیاری ثنا خوانی مجھے

کربلا میں آلِ احمدؐ کے وہ آیا کیوں نہ کام
لگ رہا ہے آج بھی حسرت زدہ پانی مجھے

مجھ کو آقاؐ کی شفاعت کا بھی ہے پختہ یقیں
اپنے عصیاں پر اگرچہ ہے پشیمانی مجھے

دیکھ لی جنّت ریاض الجنّہ کی صورت یہیں
حشر کو اب وہ لگے گی جانی پہچانی مجھے

آپؐ کا ہر اسم طاہرؔ اسمِ اعظم بے گماں
آپؐ کے القاب ہیں سب لوحِ قرآنی مجھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖